SUN.20.July.2025
VOLUME:20 NO:176
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 :قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 20/ جولائی 2025
جلد:20 شمارہ: 176
24/محرم الحرام 1447ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

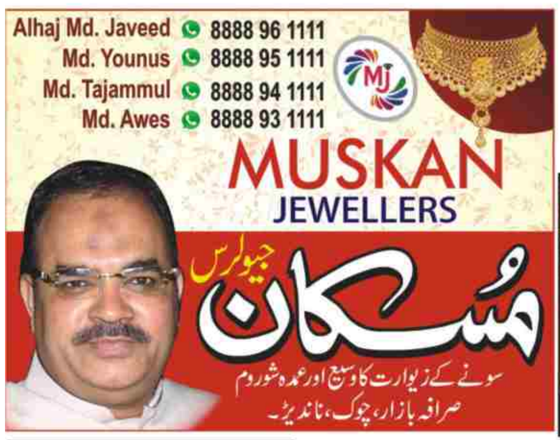

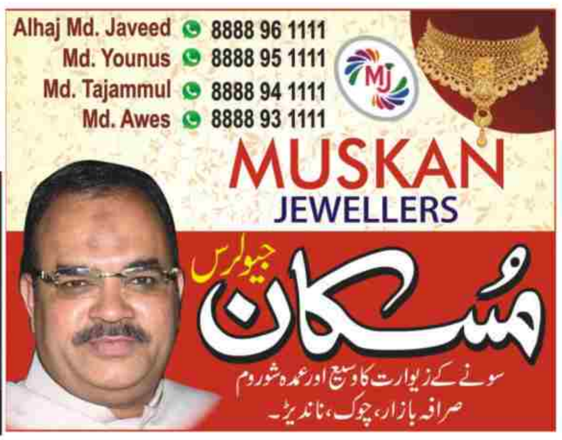

غزہ میں امدادی مراکز پر جمع بھوک سے بے حال

فلسطینیوں کو اسرائیل نے بنایا نشانہ، تقریباً 50 افراد جاں بحق

غزہ: (ایجنسیز) 19 جولائی کو غزہ پٹی کے جنوبی حصے میں اسرائیل کے ذریعہ کیے گئے حملوں کے سبب 50 سے زائد بھوک سے بے حال فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ مقامی افسران کے مطابق مرنے والے لوگ خوراک کی تقسیم کے مرکز پر کھانے کے پیکٹ کے لیے جا رہے تھے۔ دوسری جانب اسپتال کے افسران کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے ہجوم پر گولیاں چلادیں، جس میں کئی لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یہ تمام فلسطینی شہری غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن (جی ایچ ایف) نام کی تنظیم کی جانب سے چلائی جا رہی خوراک کی تقسیم کے مراکز کی جانب جا رہے تھے۔ یہ تنظیم امریکہ اور اسرائیل کی مدد سے مئی ماہ سے غزہ میں خوراک تقسیم کر رہی ہے۔ جی ایچ ایف نے مئی ماہ میں غزہ میں کام شروع کیا تھا۔ اس کا مقصد بھوکے لوگوں تک کھانا پہنچانا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل اس تنظیم کی حمایت اس لیے کرتے ہیں کہ ان کا الزام ہے کہ اقوام متحدہ کی امدادی تقسیم کے روایتی نظام سے حماس کے جنگجو راشن چوری کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اقوام متحدہ اس الزام کو سرے سے خارج کرتا ہے۔ جی ایچ ایف کا دعویٰ ہے کہ اس نے لاکھوں کھانے کے پیکٹ تقسیم کیے ہیں، لیکن مقامی محکمۂ شعبہ اور عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ سینکڑوں لوگ ان مراکز پر فائرنگ میں جان بحق ہو چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق گولی باری کے واقعات بنیادی طور پر 2 جگہوں پر ہوئی ہیں، جس میں پہلا واقعہ خان یونس شہر کے پاس پیش آیا۔ یہ حملہ اس وقت ہوا جب تقریباً 3 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع جی ایچ ایف کے ایک مرکز کی جانب سینکڑوں افراد پیدل جا رہے تھے۔ عینی شاہدین کے مطابق پہلے اسرائیلی فوج نے ہوا میں گولی چلائی اس کے بعد براہ راست لوگوں پر گولیاں برسا دیں۔ ایک اور عینی شاہد نے بتایا کہ یہ ایک قتل عام تھا، اسرائیلی فوجیوں نے اندھا دھند گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ ایک دیگر عینی شاہد نے بتایا کہ ٹینکوں اور ڈرونز سے بھی گولیاں چلائی گئیں۔ اس کے بعد زخمیوں کو اٹھا کر ناصر اسپتال خان یونس لایا گیا، جہاں 25 لاشوں اور 70 زخمیوں کی تصدیق ہوئی ہے۔ دوسرا واقعہ رفح شہر کے قریب شکوش علاقہ کے پاس پیش آیا۔ یہاں بھی جی ایچ اف مرکز کے پاس بھیڑ پر گولیاں چلادی گئیں، جس میں 7 لوگوں کی موت ہو گئی، مرنے والوں میں ایک خاتون بھی شامل تھی۔ زخمیوں کو نزدیکی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دیگر نیوز چینلز کی رپورٹ میں دونوں مقامات پر مرنے والوں کی مشترکہ تعداد 50 ہے۔ خوراک کی تقسیم کے مرکز پر گولی باری کے متعلق ایک شخص نے کہا کہ ''ہم نے چیخ کر کہا کہ کھانا چاہیے کھانا، لیکن انہوں نے ہم سے بات نہیں کی اور گولیاں چلا دیں۔'' ایک اردنی نژاد فلسطینی شخص نے بتایا کہ ان کا 19 سال کا بیٹا ہشام بھی مارا گیا، انہوں نے اردن حکومت سے گزارش کی ہے کہ انہیں غزہ سے نکالنے مدد کریں۔'' دوسری جانب جی ایچ ایف کا کہنا ہے کہ اس کے امدادی مراکز پر کوئی گولی باری نہیں ہوئی ہے۔ اگر موتیں ہوئی ہیں تو بھگدڑ اور حماس کی جانب سے پھیلائی گئی افواہوں کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ جبکہ اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ وہ صرف انتباہ کے طور پر فائرنگ کرتی ہے وہ بھی تب جب ہجوم کافی قریب آ جائے۔ حالانہ ہفتہ کے واقعہ پر فوج اور جی ایچ ایف کی جانب سے کوئی آفیشیل بیان اب تک سامنے نہیں آیا ہے۔

'الیکشن کمیشن پتھر ہے اور بی جے پی اس کی مالک'

سابقہ وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے کا مرکز پر سخت حملہ

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے بھارتیہ جنتا پارٹی، مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن پر شدید تنقید کی ہے۔ انہوں نے الیکشن کمیشن کو 'پتھر' قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس پر سندور لگانے سے اسے شیوسینا کا نام اور انتخابی نشان کسی اور کو دینے کا حق نہیں مل جاتا۔ یہ بات ادھو ٹھاکرے نے شیوسینا-یو بی ٹی کے ترجمان 'سامنا' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی 'ٹھاکرے برانڈ' کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن عوام ان کوششوں کو ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا، ''اگر میں کل الیکشن کمشنر کا نام پتھر رکھ دوں، تو کیا وہ سب چلے گا؟ الیکشن کمیشن نے جو کیا وہ غیر قانونی ہے، کیونکہ وہ شیوسینا کا نام کسی اور کو دے ہی نہیں سکتا۔ وہ دہلی میں بیٹھے لوگوں کا آشیرواد ہے جس کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔'' بی جے پی پر تنقید کرتے ہوئے ادھو نے کہا کہ پارٹی کی پالیسی عوام کو ہمیشہ غیر محفوظ، غیر مستحکم اور فکرمند بنائے رکھنا ہے لیکن لوگ ہمیشہ بے وقوف نہیں بنائے جا سکتے۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ آر ایس ایس کے سربراہ نے بھی وزیر اعظم مودی کی عمر کا حوالہ دیتے ہوئے تبدیلی کا اشارہ دیا ہے۔ انٹرویو میں انہوں نے کہا، ''بی جے پی شیوسینا کو ختم نہیں کر سکتی۔ عوام آج بھی مجھ سے جڑی ہوئی ہے اور جو لوگ بی جے پی کے ساتھ چلے گئے، ان کے جانے سے ہمیں سکون ملا۔ وہ وہاں جا کر بھی کچھ نہیں کر پائے۔'' ادھو نے ریاست میں بڑھتی ذات پات پر مبنی سیاست پر بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ''کبھی ہندو-مسلم، کبھی مراٹھا-غیر مراٹھا، کبھی برہمن-غیر برہمن، حکمرانوں نے صرف تقسیم کی سیاست کی ہے۔'' 'پبلک سیفٹی بل' پر انہوں نے کہا کہ اس بل سے عورتوں پر ظلم یا جرائم رکنے والے نہیں ہیں۔ بل میں کٹر بائیں بازو کی اصطلاح شامل ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کٹر دایاں بازو خطرناک نہیں ہوتا؟ انہوں نے کہا کہ بائیں بازو نظریات میں آزادی اظہار، برابری اور سماجی انصاف شامل ہیں، جب کہ دائیں بازو مذہب اور سرمایہ دارانہ سوچ پر مبنی ہوتا ہے۔ انتہا پسند نظریات چاہے کسی طرف کے ہوں، انہیں چیلنج کرنا چاہیے۔ 'ون نیشن-ون الیکشن' کے تصور پر ٹھاکرے نے خدشہ ظاہر کیا کہ بی جے پی ملک میں 'ایک پارٹی' کا نظام لانے کی کوشش میں ہے۔ انہوں نے کہا، ''شروع میں 'ایک ملک، ایک قانون' نعرہ درست لگا لیکن اب یہ 'ایک پارٹی، ایک انتخاب' کی سازش بنتی جا رہی ہے۔''

نوئیڈا کی شاردا یونیورسٹی میں اوڈیشہ جیسا واقعہ، ذہنی اذیت کا سامنا کر رہی طالبہ کی خودکشی

نوئیڈا: گریٹر نوئیڈا کی شاردا یونیورسٹی میں اوڈیشہ کے بالاسور واقع فقیر موہن کالج جیسا واقعہ پیش آیا ہے، جہاں بی ڈی ایس (سال دوم) کی ایک طالبہ نے مبینہ ذہنی اذیت کے باعث خودکشی کر لی۔ یہ سانحہ تعلیمی اداروں میں ذہنی دباؤ اور انتظامی غفلت پر ایک بار پھر سنگین سوالات اٹھا رہا ہے۔ ہریانہ کے گڑگاؤں کی رہنے والی طالبہ نے جمعہ کے روز ہاسٹل کے کمرے میں پھانسی لگا کر جان دے دی۔ خودکشی سے قبل اس نے ایک سوسائیڈ نوٹ چھوڑا، جس میں دو اساتذہ پر ذہنی اذیت، تضحیک اور مستقل دباؤ ڈالنے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ پولیس نے دونوں اساتذہ کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ تین دیگر اساتذہ کی بھی جانچ جاری ہے۔ طالبہ کے سوسائیڈ نوٹ میں جن دو اساتذہ کا ذکر ہے، ان کے نام پروفیسر مہندر اور ڈاکٹر شریا (سوسائیڈ نوٹ میں 'شیرگ میم') ہیں۔ طالبہ نے لکھا، ''اگر میری موت ہوتی ہے تو اس کے لیے پی سی پی اور ڈینٹل میٹیریل کے اساتذہ ذمہ دار ہوں گے۔ انہوں نے مجھے بار بار ذہنی اذیت دی، میرا مذاق اڑایا اور مجھے احساس دلایا کہ میں ناکام ہوں۔''

سٹے بازی ایپ معاملے میں گوگل اور میٹا کو ای ڈی کا نوٹس، 21 جولائی کو پوچھ تاچھ کے لیے طلب

ممبئی: انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) نے ہفتہ کو آن لائن سٹے بازی ایپ معاملوں کی جانچ کے سلسلے میں تکنیکی قدآور گوگل اور میٹا (فیس بک) کو نوٹس جاری کیا۔ ان کمپنیوں کو 21 جولائی کو پوچھ تاچھ کے لیے بلایا گیا ہے۔ اس معاملے میں پہلے سے ہی کئی مشہور اور قدآور شخصیتوں کے خلاف جانچ چل رہی ہے۔ ای ڈی نے گوگل اور میٹا دونوں پر ان سٹے بازی ایپ کو فروغ دینے میں فعال طور سے مدد کرنے کا الزام لگایا ہے، جن کی حال میں منی لانڈرنگ اور حوالہ لین دین سمیت سنگین مالی جرائم کے لیے جانچ چل رہی ہے۔ ای ڈی افسروں کا الزام ہے کہ ان تکنیکی کمپنیوں نے اہم تشہیری سلاٹ فراہم کیے اور ان آن لائن سٹے بازی پلیٹ فارمس سے جڑی ویب سائٹس کو اپنے اپنے پلیٹ فارمس پر فوٹیج حاصل کرنے کی اجازت دی۔ اس سے ان غیر قانونی سرگرمیوں کی وسیع پہنچ میں مدد ملی۔ انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ آن لائن سٹے بازی ایپ کے ایک وسیع نیٹ ورک کی باریکی سے جانچ کر رہا ہے، جن میں سے کئی کے بارے میں ہنر پر مبنی کھیلوں کا چولا پہننے اور حقیقت میں غیر قانونی جوئے میں ملوث ہونے کا اندیشہ ہے۔ مانا جاتا ہے کہ ان پلیٹ فارمس نے کروڑوں روپے کی غیر قانونی رقم کی کمائی کی ہے۔ اس آمدنی کو پکڑ سے بچانے کے لیے اکثر پیچیدہ حوالہ چینلوں کے ذریعہ لین دین کیا جاتا ہے۔ گزشتہ ہفتے ای ڈی نے ان غیر قانونی سٹے بازی ایپ کو مبینہ طور پر فروغ دینے کے الزام میں 29 لوگوں کے خلاف معاملہ درج کیا تھا۔ ان لوگوں میں کئی مشہور اداکار، ٹیلی ویژن ہوسٹ اور سوشل میڈیا انفلوینسرس شامل ہیں۔ پرکاش راج، رانا دگوباتی اور وجے دیورکونڈا جیسی ہستیوں کا نام بھی ای سی آئی آر میں درج کیا گیا ہے۔ ان سلیبریٹیز پر الزام ہے کہ انہیں ان ایپس کی حمایت کرنے کے لیے بھاری رقم کی وصولی کی۔ ان معاملوں میں ایک مہادیو بیٹنگ ایپ ایک ہائی پروفائل مالی گھوٹالہ ہے، جس کے تحت کل گھوٹالہ 6 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کا ہونے کا اندازہ ہے۔ اس معاملے میں کئی بالی ووڈ ہستیوں سے بھی پوچھ تاچھ کی گئی ہے۔ ایک دیگر معاملہ فیئر پلے آئی پی ایل سٹے بازی ایپ سے جڑا ہے جس نے آئی پی ایل میچوں کے غیر قانونی طور سے اسٹریمنگ اور آن لائن سٹے بازی کو فروغ دیا۔ اس سے ٹورنامنٹ کے آفیشیل براڈ کاسٹر وائکام 18 کو بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

چھانگر بابا کا ریاکٹ، آئی ایس آئی سے روابط کا انکشاف، مدرسہ و ہسپتال کمپلیکس مسمار

ممبئی: انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) نے ملک گیر مذہبی تبدیلی کے ریاکٹ کی تحقیقات کے دوران کئی سنسنی خیز انکشافات کیے ہیں جس کی قیادت خود ساختہ روحانی پیشوا چھانگر بابا کر رہے تھے۔ ای ڈی کے مطابق اندرونی پیغامات میں "پروجیکٹ" "مٹی پلٹنے" اور "کاجل" جیسے کوڈ ورڈس استعمال کیے جا رہے تھے۔ تفتیش کاروں نے ایسے لیجرز بھی برآمد کیے ہیں جن میں 500,1 سے زائد تبدیل شدہ افراد کے نام درج ہیں۔ خفیہ انٹلیجنس اطلاعات سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ چھانگر بابا کے آئی ایس آئی سے جڑے عناصر کے ساتھ روابط تھے اور وہ مبینہ طور پر ہندو خواتین کو مذہب تبدیل کرا کر ان کی شادی پاکستانی ایجنٹوں سے کروانے میں ملوث تھے۔ مزید یہ کہ ای ڈی نے انکشاف کیا ہے کہ اس نیٹ ورک نے جعلی شناخت، شیل اداروں اور پراکسی ٹرانزیکشنز کے ذریعہ 300 کروڑ روپے سے زائد کی بے نامی جائیدادیں حاصل کیں۔ ممبئی کے تاجر نوین روہرا جنہوں نے اپنی بیوی نیتو عرف نسرین کے ساتھ چھانگر کے زیر اثر مذہب تبدیل کیا' اس نیٹ ورک کے مالی ستون بنے۔ انہوں نے مبینہ طور پر غریب ہندوؤں کو قرض دے کر مذہب تبدیل کرایا اور فنڈس کے ذریعہ مہنگی جائیدادیں خریدی گئیں۔ 2021 میں نوین نے ایک حلف نامہ کے ذریعہ چھانگر سے وفاداری کا اعلان کیا اور ان کے غیر ملکی دوروں نے ایجنسیوں کو حوالہ' بیرونی فنڈنگ اور نظریاتی نیٹ ورکنگ کے امکانات پر سوچنے پر مجبور کیا۔ چھانگر کے بیٹے محبوب اور نوین کو اپریل میں گرفتار کیا گیا جبکہ نیتو اور چھانگر کو جون 2025 میں لکھنؤ سے گرفتار کیا گیا۔ ای ڈی کے مطابق متحدہ عرب امارات' عمان اور قطر جیسے ممالک سے اس نیٹ ورک کو 60 کروڑ روپے سے زائد کی رقم ملی جو حوالہ' شیل این جی اوز اور نیپال میں کھاتے کے ذریعہ منتقل کی گئی۔ چھانگر نے مجموعی طور پر 22 بینک کھاتوں کا استعمال کیا اور ان میں آمدنی اکثر کسی مذہبی اجتماع یا پراپرٹی خریداری سے قبل بڑھ جاتی تھی۔ کئی جعلی این جی اوز اور ٹرسٹ "مذہبی عطیات" یا "درگاہ فنڈنگ" کے نام پر رقم جمع کر کے اثاثے خریدتے تھے۔

رائٹرس اور وال اسٹریٹ جرنل کو پائلٹوں کا نوٹس

طیارہ حادثہ معاملے میں جھوٹی خبر چھاپنے کے لیے معافی مانگنے کا مطالبہ

ہندوستانی پائلٹوں کی تنظیم، فیڈریشن آف انڈین پائلٹس (ایف آئی پی) نے دی وال اسٹریٹ جرنل اور رائٹرس کے خلاف قانونی نوٹس جاری کیا ہے۔ ایف آئی پی کا کہنا ہے کہ ان غیر ملکی میڈیا ہاؤسز نے ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی-171 کے حادثے کو لے کر بے بنیاد اور توہین آمیز خبریں شائع کیں۔ پائلٹوں نے ان خبروں کو فوراً واپس لینے اور معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ نیوز ایجنسی اے این آئی کے مطابق یہ تنازعہ 12 جون کو ہوئے افسوسناک حادثے سے جڑا ہوا ہے جس میں بوئنگ 787 ڈریم لائنر کے دونوں انجنوں کے فیول سوئچ اچانک رن سے کٹ آف ہو گئے تھے۔ ہندوستان کے طیارہ حادثہ جانچ بیورو (اے اے آئی بی) کی ابتدائی رپورٹ نے انکشاف کیا ہے کہ حادثہ سے ٹھیک پہلے طیارہ کے کاک پٹ میں دونوں فیول سوئچ بند ہو گئے تھے۔ کاک پٹ وائس ریکارڈنگ میں ایک پائلٹ کو یہ پوچھتے سنا گیا کہ فیول کیوں بند کیا گیا، جس کا جواب دوسرے پائلٹ نے دیا، ''میں نے تو نہیں کیا۔'' لیکن، رپورٹ میں یہ واضح نہیں ہے کہ سوئچ کس نے بند کیے یا اس کے لیے کون ذمہ دار ہے۔ پھر بھی وال اسٹریٹ جرنل نے 'امریکی افسروں کے قریبی ذرائع' کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ کیپٹن نے جان بوجھ کر سوئچ بند کیے۔ رائٹرس نے بھی ایسی ہی خبر شائع کی، جس میں کیپٹن کو قصوروار قرار دیا گیا۔ ایف آئی پی کے چیئرمین کیپٹن سی ایس رندھاوا نے سخت رخ اختیار کرتے ہوئے کہا، ''اے اے آئی بی کی رپورٹ میں کہیں نہیں لکھا ہے کہ پائلٹ کی غلطی سے فیول سوئچ بند ہوئے۔ ان میڈیا ہاؤسز نے رپورٹ کو ٹھیک سے پڑھا ہی نہیں۔ ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔'' ایف آئی پی نے دونوں نیوز ایجنسیوں سے پوری طرح معافی مانگنے اور خبروں کو سدھارنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایئر لائن پائلٹس ایسوسی ایشن آف انڈیا (اے ایل پی اے-1) جیسی کئی پائلٹ تنظیموں نے بھی اس معاملے میں حساسیت کا مظاہرہ کرنے کی صلاح دی۔ انہوں نے وارننگ دی ہے کہ ایسی قیاس آرائی والی خبریں ہندوستان کے ہوا بازی نظام پر عوام کے بھروسے کو ٹھیس پہنچا سکتا ہے۔ اے ایل پی اے-1 نے کہا، ''بغیر ثبوت کے انگلیاں اٹھانا غلط ہے۔ جانچ ابھی پوری نہیں ہوئی ہے۔'' اے اے آئی بی نے بھی غیر ملکی میڈیا کو ہدف تنقید بناتے ہوئے متاثرہ کنبوں کے تئیں سنجیدہ رہنے کی اپیل کی۔ بیورو نے کہا کہ جانچ ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے اور حادثے کی وجہ طے کرنا جلد بازی ہوگی۔

'مسلم اکثریتی علاقوں سے بعض ہندو خوفزدہ، مگر سب محفوظ ہیں': وزیر اقلیتی امور

نئی دہلی (ایجنسیز) مرکزی وزیر کرن رجیجو نے کہا ہے کہ ہندوستان سیکولر ملک ہے اور اقلیتیں اس ملک میں سب سے زیادہ محفوظ ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اقلیتوں کو ہندو اکثریت کی بدولت مکمل آزادی اور تحفظ حاصل ہے۔ پی ٹی آئی ویڈیوز کو انٹرویو میں وزیر اقلیتی امور نے کہا کہ ان کی نظر سے ایک بھی ایسا کیس نہیں گزرا کہ اقلیتی فرقہ کا کوئی فرد صرف اس وجہ سے ملک چھوڑ کر جانے پر مجبور ہو کہ اسے ملک میں کسی چیز سے محروم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ کانگریس کا تائیدی بایاں بازو ایکوسسٹم انتھک مہم چلا رہا ہے کہ اقلیتوں کو ٹارچر کیا جا رہا ہے' مارا کاٹا جا رہا ہے اور وہ ہندوستان میں محفوظ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے بیانیہ سے ملک کی مدد ہونے والی نہیں۔ یہ پوچھنے پر کہ ان کے پیشرو مختار عباس نقوی نے اپنے دورِ وزارت میں کہا تھا کہ ہندوستان اقلیتوں کے لئے جنت ہے' کرن رجیجو نے کہا کہ انڈیا وہ ملک ہے جہاں کے لوگ پابند قانون ہیں' سیکولر ہیں' ہمارا اپنا دستور ہے۔ اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں ہوں سب برابر ہیں۔ قانون کے سامنے سب برابر ہیں۔ میں واضح طور پر کہہ سکتا ہوں کہ اکثریتی فرقہ کو جو ملتا ہے وہی اقلیتی فرقوں کو ملتا ہے بلکہ بعض ایسی چیزیں اقلیتوں کو حاصل ہیں جو اکثریتی فرقہ کو میسر نہیں۔ کرن رجیجو جمعہ کے دن نئی دہلی میں نیوز ایجنسی کے ہیڈ کوارٹرس میں پی ٹی آئی سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ تاریخ پر مختصر نظر ڈالیں تو چین کے قبضہ کی وجہ سے تبت میں کچھ مسائل تھے اور تبتی لوگ ہندوستان چلے آئے۔ میانمار میں جمہوری تحریکیں چل رہی تھیں اور بعض مسائل تھے' جمہوری کارکن ہندوستان چلے آئے۔ سری لنکا میں بعض مسائل تھے وہاں کے ٹامل شہریوں نے ہندوستان کا رخ کیا۔ اسی طرح بنگلہ دیش' پاکستان اور افغانستان سے بھی اقلیتی فرقوں کے لوگ ہندوستان چلے آئے۔ ان سبھی کی خواہش ہندوستان میں پناہ لینی کی تھی کیونکہ انہیں دستورِ ہند اور یہاں کے عوام پر اعتماد تھا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس دورِ اقتدار میں اکا دکا واقعات اور فسادات کو چھوڑ کر ہندوستان میں اقلیتیں عام طور پر بے حد محفوظ ہیں۔ گزشتہ 11 برس سے مسلسل مہم چلائی جا رہی ہے کہ ملک میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں خود اقلیتی فرقہ (بدھ) سے تعلق رکھتا ہوں۔ پرانی مردم شماری کے مطابق اکثریتی ہندو فرقہ کی آبادی 78 تا 79 فیصد ہے۔ نئی مردم شماری کے بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ تناسب گھٹ جائے گا۔ ہندو اکثریت کی بدولت اس ملک میں تمام اقلیتوں کو مکمل آزادی اور تحفظ حاصل ہے۔ اگر آپ حقیقت کا اعتراف نہیں کرتے تو آپ اس ملک کی بڑی بدخدمتی کر رہے ہیں۔ یہ پوچھنے پر کہ آیا مسلمان بھی انڈیا میں خود کو سیف سمجھتے ہیں' کرن رجیجو نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض ہندوؤں کو یہ شکایت ہے کہ ملک کے اندر مسلم اکثریتی علاقے بننے سے انہیں خوف محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اکا دکا واقعات ہوئے ہوں گے لیکن میرے خیال میں کسی کو بھی ڈر خوف نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کوئی ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو دھمکا رہا ہے تو ریاستی حکومت کو کارروائی کرنی چاہئے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان میں ہر شخص برابر اور محفوظ ہے۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ وہ انڈیا میں غیر محفوظ ہے تو وہ اس دیش کی بڑی بدخدمتی کر رہا ہے۔

بہار کے اے ڈی جی نے متنازعہ بیان کے لیے مانگی معافی

پٹنہ: بہار کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (اے ڈی جی) کندن کرشن نے کسانوں سے متعلق اپنے متنازعہ بیان کے لیے معافی مانگ لی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اگر میرے بیان سے کسانوں کو ٹھیس پہنچی ہے تو مجھے اس کا افسوس ہے۔ میرا ارادہ کسان مخالف بات کہنے کا نہیں تھا۔ انھوں نے مزید کہا کہ بہار کی بیشتر آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے اور میرے آباواجداد بھی کسان ہی تھے۔ میں خود بھی زراعت سے جڑا ہوا ہوں اور کسانوں کا احترام کرتا ہوں۔

پاکستانی ایئر اسپیس میں ہندوستانی طیاروں کے داخلے پر روک 24 اگست تک بڑھی

نئی دہلی: آپریشن سندور کے بعد پاکستان نے ہندوستانی طیاروں کے لیے اپنا ایئر اسپیس بند کر دیا تھا۔ اب پڑوسی ملک نے اس پابندی کو 24 اگست تک کے لیے بڑھا دیا ہے۔ پاکستان ایئر پورٹ اتھارٹی (پی اے اے) نے یہ اطلاع دی۔ NOTAM (نوٹس ٹو ایئر مین) کے مطابق ہندوستانی ایئر لائنس کے کسی بھی شہری یا فوجی طیارہ کو پاکستان ایئر اسپیس میں داخلہ نہیں ملے گا۔ یہ حکم گزشتہ شام 50:3 سے نافذ ہو گیا ہے۔ پی اے اے نے نوٹس میں اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ یہ پابندی ہندوستانی وقت کے مطابق 24 اگست 2025 کی صبح 19:5 بجے تک نافذ رہے گی۔ دراصل 22 اپریل کو ہوئے پہلگام حملے کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ آپریشن سندور کے بعد دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے طیاروں کے لیے اپنے ایئر اسپیس بند کر دیے تھے۔ حکومت ہند نے 30 اپریل کو پاکستانی طیاروں کے لیے اپنے ایئر اسپیس بند کرنے کا اعلان کیا تھا جس کے بعد پاکستان نے بھی ہندوستانی طیاروں کے لیے اپنے ایئر اسپیس بند کر دیے تھے۔ ہندوستان نے 24 جولائی تک کے لیے پاک ایئر لائنس کے طیاروں پر یہ پابندی لگائی تھی جو ابھی تک جاری ہے۔ واضح رہے کہ جموں و کشمیر کے پہلگام میں 22 اپریل کو دہشت گردانہ حملے میں 26 لوگوں کی موت ہو گئی تھی۔ اس کا سخت جواب دیتے ہوئے ہندوستانی فوج نے 'آپریشن سندور' کے تحت 6-7 مئی کی رات پاکستان میں کئی دہشت گردی کے اڈوں کو نشانہ بناتے ہوئے تباہ کر دیا۔ اس حملے میں کئی دہشت گرد بھی مارے گئے تھے۔

گندگی کی وجہ سے جمنا ندی کی حالت بد سے بدتر، دہلی آلودگی کنٹرول کمیٹی کی رپورٹ میں انکشاف

نئی دہلی: مانسون کے بعد سے دہلی میں فضائی آلودگی میں کافی کمی آئی ہے، لیکن گندگی کی وجہ سے جمنا ندی کی حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ دہلی آلودگی کنٹرول کمیٹی (ڈی پی سی سی) کی ایک نئی اسٹیٹس رپورٹ سامنے آئی ہے، جو جمنا ندی کی ایک سنگین تصویر پیش کرتی ہے۔ جون کے مقابلے رواں ماہ ندی کی کوالیٹی میں کافی گراوٹ دیکھنے کو مل رہی ہے۔ جمنا ندی میں بیکٹیریا مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں جو کہ فکر انگیز ہے۔ سب سے خراب پیرامیٹر فیکل کولیفورم کی سطح ہے، جو بیکٹیریا کی موجودگی کی نشاندہی کرتا ہے اور براہ راست 'ان ٹریٹیڈ سیوریج' (وہ گھریلو اور صنعتی فضلات جسے کسی بھی طرح سے صاف نہیں کیا گیا ہے) سے منسلک ہے۔ یہ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کی جانب سے مقرر کردہ 2500 ایم پی این/100 ملی میٹر کی محفوظ حد سے تقریباً 4000 گنا زیادہ ندی میں پایا گیا ہے۔ یہ ندی دہلی سے تقریباً 22 کلومیٹر دور سے بہہ کر پلاّ گاؤں میں داخل ہوتی ہے۔ 17 جولائی کی رپورٹ اور یکم جولائی کو لیے گئے نمونوں کا گزشتہ ماہ کی رپورٹ سے موازنہ کریں تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ندی میں آبی آلودگی کی سطح مزید بڑھ گئی ہے۔ پلاّ گاؤں میں ندی کی بایوکیمیکل آکسیجن کی طلب (بی او ڈی) 8 ملی گرام/لیٹر ہے، جو سی پی سی بی کی محفوظ حد 3 ملی گرام/لیٹر یا اس سے کم سے پہلے ہی کافی زیادہ ہے۔ بی او ڈی پانی کی کوالیٹی کا ایک اہم پیرامیٹر ہے جو پانی میں نامیاتی مادوں کو توڑنے کے لیے ضروری آکسیجن کی مقدار کی پیمائش کرتا ہے۔ جولائی کے اعداد و شمار کے مطابق نامیاتی آلودگی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ خاص کر پلاّ اور آئی ٹی او کے درمیان یہ (70 ملی گرام/لیٹر) پہنچ گیا ہے۔ اصغر پور جہاں ندی دہلی سے نکلتی ہے وہاں معمولی بہتری (24 ملی گرام/لیٹر) دیکھی گئی ہے، حالانکہ یہ اب بھی محفوظ حد سے کافی زیادہ ہے۔ شہر سے ہو کر گزرنے والی جمنا ندی کے راستے میں بڑھتا بی او ڈی، ندی میں سیوریج کے پانی کی بڑھتی ہوئی سطح کی نشاندہی کرتا ہے۔ آفیشیل ریکارڈ کے مطابق 22 نالے براہ راست جمنا ندی میں گرتے ہیں۔ جون میں انہی مقامات پر بی او ڈی کی سطح بہت کم تھی، پلاّ میں 5 ملی گرام/لیٹر، وزیر آباد میں 8 ملی گرام/لیٹر، آئی ایس بی ٹی میں 31 ملی گرام/لیٹر، آئی ٹی او میں 46 ملی گرام/لیٹر، نظام الدین میں 40 ملی گرام/لیٹر، اوکھلا بیراج میں 30 ملی گرام/لیٹر، آگرہ نہر میں 38 ملی گرام/لیٹر اور اصغر پور میں 44 ملی گرام/لیٹر تھا۔ واضح ہو کہ ندی میں زندگی کے لیے مچھلیوں کو تحلیل شدہ آکسیجن (ڈی او) چاہیے ہوتا ہے۔ رپورٹ میں سامنے آیا ہے کہ اس کی سطح بھی تشویشناک ہے، جس میں گزشتہ ماہ میں ڈی او کی سطح میں کمی دیکھی گئی ہے۔ سب سے زیادہ تشویشناک اعداد و شمار فیکل کالیفارم کی سطح ہیں۔ آئی ٹی او ٹل پر یہ 9200000 ایم پی این/100 ملی لیٹر درج کیا گیا ہے، جو مقررہ حد سے 4000 گنا زیادہ ہے۔ پلاّ میں جولائی میں 2700 ایم پی این/100 ملی لیٹر (2100 سے اوپر) اور وزیر آباد میں 3900 (2600 سے اوپر) درج کیا گیا۔ آئی ایس بی ٹی ٹل پر 2800000، نظام الدین ٹل پر 1100000، اوکھلا بیراج پر 2200000، اوکھلا کے پاس آگرہ نہر پر 2100000 اور اصغر پور میں 790000 درج کیا گیا ہے جو کہ مقررہ حد سے 1000 گنا زیادہ ہے۔

سنگیتا بجلانی کے فارم ہاؤس میں چوری، مین گیٹ توڑا گیا، قیمتی سامان غائب

پونے: بالی ووڈ کی مشہور اداکارہ اور سابق مس انڈیا سنگیتا بجلانی کو جھٹکا لگا ہے۔ دراصل سنگیتا کے پونے واقع فارم ہاؤس میں چوری ہو گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ فارم ہاؤس میں چوروں کے ذریعہ جم کر کہرام مچایا گیا اور پھر وہ وہاں سے قیمتی سامان لے کر فرار ہو گئے۔ یہ واقعہ تب منظر عام پر آیا جب سنگیتا بجلانی کئی مہینوں کے بعد اپنے فارم ہاؤس پر پہنچیں۔ انہوں نے دیکھا کہ مین گیٹ ٹوٹا ہوا ہے اور احاطہ کے اندر کافی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے فوراً اس معاملے کی اطلاع پولیس کو دی۔ پونے دیہی پولیس کو دی گئی شکایت کے مطابق سنگیتا بجلانی نے بتایا کہ جب وہ فارم ہاؤس پہنچیں تو مین دروازہ اور کھڑکیوں کی حالت دیکھ کر وہ حیران رہ گئیں۔ انہوں نے اپنی شکایت میں لکھا، ''میں اپنے والد کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے لمبے وقت سے فارم ہاؤس نہیں جا سکی تھی۔ آج جب میں اپنی دو ہاؤس ہیلپ کے ساتھ وہاں گئی تو دیکھا کہ مین گیٹ ٹوٹا ہوا تھا اور اندر جا کر پتہ چلا کہ کھڑکی کی گریل بھی ٹوٹی پڑی ہے۔ ایک ٹی وی سیٹ غائب تھا جبکہ دوسرا پوری طرح سے ٹوٹا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے بتایا کہ چوروں نے اوپری منزل پر بھاری توڑ پھوڑ کی ہے۔ گھر کے سبھی بستر ٹوٹے پائے گئے اور کئی گھریلو اور قیمتی سامان بھی غائب تھے۔ یہی نہیں چوروں کے سیکوریٹی کے لیے لگائے گئے سی سی ٹی وی کیمروں کو بھی نشانہ بنایا اور انہیں نقصان پہنچایا ہے۔ اس معاملے میں لونا والا پولیس اسٹیشن کے سینئر انسپکٹر دنیش تائڈے نے اطلاع دی کہ شکایت ملنے کے بعد پولیس کی ایک ٹیم موقع پر بھیجی گئی ہے۔ ٹیم نے جائے وقوع کا معائنہ کیا اور ثبوت جمع کیے ہیں۔ انہوں نے بتایا، ''چوری کے کل نقصان اور ٹوٹے پھوٹے سامانوں کی فہرست بنا کر مقدمہ درج کیا جائے گا۔ فی الحال ہم معاملے کی سنجیدگی سے جانچ کر رہے ہیں۔'' پولیس کا ماننا ہے کہ یہ واقعہ فارم ہاؤس کے طویل عرصے سے بند رہنے کی وجہ سے پیش آیا ہوگا، جس سے چوروں کو وہاں آسانی سے دراندازی کرنے کا موقع ملا۔ آس پاس کے علاقے میں لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج بھی کھنگالی جا رہی ہے تاکہ مشتبہ کی پہچان کی جا سکے۔ واضح رہے کہ سنگیتا بجلانی کا نام 80 اور 90 کی دہائی کی مشہور اداکاراؤں میں شمار ہوتا ہے۔

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
20 July 2025

5 سال بعد حقیقت سامنے آئی: تبلیغی جماعت بری

لیکن کیا کیجریوال اور گودی میڈیا معافی مانگیں گے؟

ازقلم: شیخ سلیم، ممبئی

دہلی ہائی کورٹ نے ایک اہم قانونی فیصلے میں جس نے تبلیغی جماعت پر لگائے گئے جھوٹے الزامات کو خارج کر دیا ہے، بالآخر تبلیغی جماعت کے 70 معصوم ممبران کے خلاف درج 16 ایف آئی آر میں تمام الزامات اور کارروائی کو منسوخ کر دیا ہے۔ ان افراد پر پانچ سال سے زیادہ عرصہ قبل، کووڈ-19 وبا کے عروج پر، لاک ڈاؤن کے دوران مساجد میں غیرملکی شہریوں کو رکھنے کے لیے مبینہ طور پر مجرمانہ سازش کا الزام لگایا گیا تھا۔ جسٹس نینا بنسل کرشنا کی جانب سے کھلی عدالت میں سنایا گیا یہ فیصلہ اس دردناک باب کو بند کر دے گا جس میں ایک خاص گروہ کو (مسلمانوں) کو غیر منصفانہ طور پر مجرم ٹھہرایا، جرائم پیشہ بنایا اور بدنام کیا گیا۔ اگرچہ تفصیلی فیصلہ ابھی بھی منتظر ہے، لیکن فیصلے کا بنیادی نکات واضح ہیں: الزامات اور تمام متعلقہ کارروائی، چارج شیٹ سمیت، باطل اور کالعدم ہیں۔ یہ فیصلہ اس ناانصافی کو دیر سے ہی صحیح تسلیم تو کیا ہے جو اس گروپ (مسلمانوں) کے ساتھ کی گئی تھی، جو بھارت کی وبائی (کووڈ میں) ردعمل کے ابتدائی دنوں میں نہ صرف قانونی لحاظ سے بلکہ عوام کی نظر میں بھی تبلیغی جماعت کو بلی کا بکرا بنایا گیا تھا۔ جب وبا پھیلی اور دہلی کے نظام الدین مرکز میں تبلیغی جماعت کا مذہبی اجتماع ہو رہا تھا (اگرچہ اس وقت کسی بھی طرح کی کوئی پابندی نہیں تھی)، تو اسے جلدی ہی اسے قومی تنازعہ بنا دیا گیا۔ ٹیلی ویژن نیوز چینلز (گودی میڈیا) نے اسے سنسنی خیز سرکس میں بدلنے میں کوئی وقت نہیں لگایا۔ میڈیا، خاص طور پر وہ جو اکثر بھاجپا کی ہمیشہ ہمیشہ کی حمایت کے لیے ''گودی میڈیا'' کہلاتے ہیں، نے ایک بے رحم اور ہدف بنا کر مہم شروع کی۔ شرکاء کو ''سپر اسپریڈر'' قرار دیا گیا اور مسلم سماج کو بدنام کیا گیا۔ دنوں اور ہفتوں تک، پرائم ٹائم ٹیلی ویژن نفرت بھری کوریج، اشتعال انگیز زبان اور فرقہ وارانہ لہجے سے بھرا رہا، جیسے وائرس کا کوئی مذہب ہو۔ اس مسلسل میڈیا ٹرائل نے پورے ملک میں ایک خطرناک چین ری ایکشن کو جنم دیا۔ نفرت اور غلط معلومات سے بھرے ہیش ٹیگز سوشل میڈیا پر ٹرینڈ ہوئے۔ فرقہ وارانہ جھوٹی خبروں کے ویڈیوز وائرل ہوئے۔ عام مسلمانوں کو سماجی بائیکاٹ، شک اور حتیٰ کہ تشدد کا سامنا کرنا پڑا۔ دکانداروں پر حملے ہوئے۔ ہاؤسنگ سوسائٹیوں نے مسلمانوں کو داخلے سے منع کر دیا۔ مساجد کی نگرانی کی گئی اور انہیں شیطان بنایا گیا پوری برادری کو کونے میں دھکیل دیا گیا۔ اس ہسٹیریا کے بیچ میں، کسی کو ایک ذمہ دار حکومت سے معاملے کو شانت کرنے کی توقع ہوسکتی تھی۔ لیکن متنازعہ اروند کیجریوال کی قیادت میں دہلی حکومت نے اس کے بجائے صورتحال کو مزید بدتر بنایا۔ کیجریوال نے اپنی روزانہ کووڈ بریفنگ میں تبلیغی جماعت سے متعلقہ کیسز کے لیے الگ اعداد و شمار دینا شروع کیا اور اپنی مسلم دشمنی اور اسلام دشمنی کا برملا اظہار کیا۔ انہوں نے کسی اور گروپ، علاقے یا آبادی کے لیے ایسا نہیں کیا، صرف تبلیغی جماعت کے لیے، صرف مسلمانوں کے لیے۔ روز روز ان اعداد و شمار کو میڈیا کے نمائندوں کے سامنے پیش کر کے، دہلی حکومت نے میڈیا کی جانب سے پھیلائی جا رہی زہریلی کہانی کو سرکاری سرپرستی دی۔ یہ مسلمانوں کو جان بوجھ کر بدنام کرنے کا خاص ایک عمل تھا جو صرف پوری برادری (مسلمانوں) کو مزید الگ تھلگ کرنے اور بدنام کرنے کا کام کیا۔ اس وقت، سول سوسائٹی اور قانونی برادری کے کئی لوگوں نے کیجریوال حکومت کے کردار پر سوال اٹھائے۔ ایک ایسی حکومت نے، جو سیکولر اور عوام پر مبنی ہونے کا دعویٰ کرتی تھی، اس طرح کے ہدف بنا کر الزام لگانے کی اجازت کیوں دی، یا اس سے بھی بدتر، اسے کیوں بڑھایا؟ وبا کے دوران دوسرے اجتماعات یا خلاف ورزیوں کے لیے وہی معیار کیوں نہیں لگائے گئے؟ سرکار سے جوابات کبھی نہیں آئے، لیکن نقصان پہلے سے ہی ہو چکا تھا۔ اس واقعے کا اثر صرف قانونی نہیں تھا، بلکہ گہرا سماجی اور جذباتی تھا۔ ''کورونا جہاد'' کی کہانی کا جنم ہوا، اسے ہتھیار بنایا گیا اور پورے ملک میں پھیلایا گیا۔ اس کے پیچھے چھوڑے گئے زخم آسانی سے نہیں بھرتے۔ لوگوں نے اپنی عزت، اپنی روزی روٹی اور کچھ معاملات میں اپنی آزادی کھو دی۔ یہ خیال کہ کسی کو ان کے مذہب کے لیے عوامی طور پر مجرم ٹھہرایا اور سزا دی جا سکتی ہے، نے ایک نئی اور خوفناک وضاحت اختیار کی۔ اب، پانچ سال بعد، دہلی ہائی کورٹ کا فیصلہ ایک خاموش اعتراف اور حمایت کے طور پر آیا ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ انصاف میں دیر ہوئی مگر بحرحال انصاف ہوا۔ ان 70 افراد کے لیے جنہوں نے جھوٹے الزامات کے بوجھ تلے تکلیف اٹھائی، یہ ایک قانونی اختتام ہے۔ لیکن کوئی بھی عدالت اس درد، نفرت اور کھوئے ہوئے سالوں کو واپس نہیں کرسکتی۔ کوئی بھی فیصلہ اس عزت کو مکمل طور پر بحال نہیں کرسکتا جو اتنی آسانی سے چھین لی گئی تھی۔ یہ واقعہ میڈیا اور سیاسی طبقے دونوں کے لیے ایک تنبیہی کہانی کا کام کرنا چاہیے۔ جب غلط معلومات، تعصب اور فرقہ واریت کو عوامی بحث پر حاوی ہونے دیا جاتا ہے، خاص طور پر بحران کے دوران، تو نتائج طویل المیعاد اور گہرے نقصان دہ دونوں ہوسکتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کا معاملہ ہمیں دکھاتا ہے کہ گودی میڈیا سنسنی خیزی اور مسلم دشمنی کا امتزاج راتوں رات معصوم شہریوں کو قومی دشمن بنا سکتا ہے۔ آخر میں، جبکہ عدالت نے اپنا کام کیا ہے، باقی سماج پر منحصر ہے کیا ہم ان لوگوں کو جوابدہ ٹھہرائیں گے جنہوں نے نفرت سے منافع کمایا؟ کیا ہم یاد رکھیں گے کہ کیسے آسانی سے ایک سماج کو موردالزام ٹھہرایا گیا؟ یا کیا ہم ایسے آگے بڑھیں گے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں، متاثرین کو تاریخ کا بوجھ اکیلے اٹھانے کے لیے چھوڑ دیں گے؟ آج انصاف ہوسکتا ہے، لیکن حقیقی امتحان اس بات میں ہے کہ کیا ہم، ایک قوم کے طور پر، پروپیگنڈے پر سچائی اور تقسیم کے ہونے والے ظلم کا کیا علاج کرتے ہیں۔ لیکن اب کچھ اور سوالات بھی پوچھے جانے چاہئیں۔ کیا جن لوگوں نے ذلت، صدمہ، جیل کا وقت اور عوامی بدنامی برداشت کی، انہیں ریاست سے کوئی معاوضہ ملے گا؟ کیا اروند کیجریوال، جنہوں نے تبلیغی جماعت کو مجرم ٹھہرانے کے لیے روزانہ پریس کانفرنس کی، کبھی فرقہ وارانہ کشیدگی کو فروغ دینے میں اپنی حکومت کے کردار کے لیے معافی مانگیں گے؟ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ کیا گودی میڈیا، جس نے نفرت کی مہم کی قیادت کی، تبلیغی جماعت اور وسیع تر مسلم سماج سے عوامی معافی کی ایک بھی لائن جاری کرے گا؟ کیا پرائم ٹائم شو ہوگا؟ یا کیا خاموشی ایک بار پھر مجرموں کے لیے پناہ گاہ کا کام کرے گی، جبکہ انصاف اکیلا کھڑا ہے، پانچ سال کیا پانچ سال لمبا عرصہ نہیں ہے؟

مہاراشٹر میں امن وامان کی ابتر حالت، مگر فڑنونس پیٹھ تھپتھپا رہے ہیں

جاوید جمال الدین

مہاراشٹر میں کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں امن وامان کی حالت انتہائی تشویش ناک ہے، مراٹھی اور ہندی کے درمیان مقابلہ آرائی کے دوران تشدد اور لسانی فارمولہ کو نافذ کرنے کے معاملہ میں وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس بضد نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ وزیراعلیٰ خود اپنے کارناموں پر پیٹھ تھپتھپاتے نظر آتے ہیں۔ اسمبلی کے مانسون اجلاس کی اختتامی قرارداد پر بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے کہا کہ ''مہاراشٹر میں بنیادی ڈھانچے کے مختلف پروجیکٹوں کو تیز کیا جارہا ہے اور میٹرو، ہوائی اڈہ، ریلوے، سرنگ، سی لنک اور کوریڈور جیسے منصوبوں کو تیزی سے فروغ دیا جارہا ہے۔ ریاست کی ترقی کیلئے جدید انفراسٹرکچر بنا کر شہری اور دیہی ترقی کو تیز کیا جارہا ہے۔ نیز جرائم پر موثر کنٹرول حاصل کرنے کیلئے امن وامان کو مزید مستحکم کیا گیا ہے۔ اس سے سائبر کرائم اور مالی فراڈ جیسے جرائم کی نشاندہی کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ امسال ریاست میں ۲۰۲۳ء کے مقابلے میں ۱۱؍ہزار ۶۵۹؍جرائم میں اور سنگین جرائم کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ سائبر کرائم میں سراغ لگانے کی شرح ۱۶؍فیصد سے بڑھ کر ۱۹؍ فیصد ہوگئی ہے۔ مالیاتی فراڈ میں ریکوری کی شرح ۲۰ء۷۵؍فیصد سے بڑھ کر ۶۱؍فیصد ہوگئی ہے۔ سائبر سیکورٹی کیلئے ایک 'سائبر کارپوریشن' قائم کی گئی ہے اور اضلاع میں ۵۰؍سائبر لیبارٹریز شروع کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ سائبر شکایات کیلئے خصوصی نمبر ۱۹۴۵؍اور ۱۹۳۰؍کو فعال کر دیا گیا ہے۔ خواتین پر تشدد کے ۹۱؍فیصد کیس حل ہوچکے ہیں اور عصمت دری کے ۹۸؍فیصد ملزمان کی شناخت ہوچکی ہے۔ اسی طرح ویندر فرنویس نے کہا کہ ''ریاستی حکومت نے منشیات کے خلاف سخت موقف اپنایا ہے۔ جبکہ ۲۰۱۸ء کے آخر تک ایک ہزار ۵۶۸؍ملزمین کو گرفتار کیا گیا تھا، یہ تعداد ۲۰۲۵ء کے آخر تک بڑھ کر ۲؍ہزار ۱۹۸؍ہوگئی ہے۔ اس پس منظر میں اب ہر تھانے میں منشیات کیلئے الگ سیل قائم کئے گئے ہیں۔ منشیات کے مقدمات میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث پائے جانے والے افسران کو معطل کرنے کے بجائے برطرف کیا جائے گا۔ امن وامان کے بارے میں وزیراعلی کے دعووں کے دوران ہی یادرہے کہ مانسون اجلاس کا اختتام اراکین اسمبلی کے ورکروں کے درمیان اسمبلی کے احاطہ میں مارپیٹ کے ساتھ ہوا۔ اس پر پولیس میں معاملہ درج کیا گیا ہے۔ اس سے فرنویس کے دعوے کی قلعہ کھل گئی ہے۔ مہاراشٹر کو شرمسار کرنے والا واقعہ قرار دیا جارہا ہے۔ دراصل اسمبلی کے لان میں رکن اسمبلی جتیندر اوہاڑ (این سی پی، شرد) اور گوپی چند پڈلکر (بی جے پی) کے کارکنان کے درمیان جم کر مارپیٹ ہوئی۔ اس مارپیٹ کا ویڈیو خوب وائرل ہوا اور تقریباً تمام بڑے لیڈران نے اسے شرمناک قرار دیا۔ خود وزیراعلیٰ نے بھی اس پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے اراکین اسمبلی کو اپنی حدود میں رہنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ باہر لوگ ہم سبھی کو گالیاں دے رہے ہیں اس معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس نے سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ''کل یہاں جو کچھ بھی ہوا اس کی وجہ سے صرف ایک آدمی کی عزت نہیں گئی ہے۔ پورے ایوان کے وقار پر داغ لگا ہے۔ آپ نے مہاراشٹر کو کس کے ہاتھ میں دیدیا ہے؟ اس تعلق سے مہاراشٹر نونرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے نے اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ شیئر کی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ''کل کو اگر ایوان میں کسی رکن اسمبلی کا قتل ہوجائے تو مجھے کوئی حیرانی نہیں ہوگی۔'' راج ٹھاکرے لکھتے ہیں ''میں نے کل ودھان بھون میں برسراقتدار اور حزب اختلاف کے اراکین اسمبلی کے کارکنان کے درمیان ہوئی مارپیٹ کا ویڈیو دیکھا۔ ویڈیو دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ آخر مہاراشٹر میں ہو کیا رہا ہے؟'' انہوں نے کہا ''اقتدار آسائش نہیں بلکہ ایک ذریعہ ہے، اس بات کا احساس ختم ہوجانے کی وجہ سے جسے چاہئے اسے پارٹی میں لیا جارہا ہے۔ ان لوگوں کا استعمال دیگر پارٹیوں کے اعلیٰ لیڈران کو گالی گلوج دینے اور غلیظ الزامات عائد کرنے کیلئے کیا جارہا ہے۔ یہ باتیں اب مہاراشٹر کے عوام کی سمجھ میں آرہی ہوں گی۔'' راج ٹھاکرے نے کہا کہ ''میں مراٹھی عوام سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے مہاراشٹر کو کن لوگوں کے ہاتھ میں دیدیا ہے؟'' شیوسینا (ادھو) کے ترجمان سنجے راؤت نے مارپیٹ کے معاملے میں برہمی کا اظہار کرتے ہوئے مہاراشٹر میں صدر راج نافذ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''کل ودھان بھون میں گینگ وار ہوئی تھی۔ مکوکا اور ڈکیتی کے ملزم ودھان بھون میں آئے تھے۔ انہیں کون لے کر آیا تھا؟ ان پر کیا کارروائی کی گئی؟'' راؤت نے کہا ''کل کے واقعے کے بعد شیوسینا کا واضح موقف ہے کہ ریاست میں صدر راج نافذ کیا جائے۔ اس کی وجہ سے مہاراشٹر قابو میں رہے گا۔'' انہوں نے کہا ''یہاں غنڈہ راج قائم ہوگیا ہے۔ یہ سب کچھ اور ریاست میں ہو رہا ہوتا تو دیویندر فرنویس ودھان سبھا کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر احتجاج کرتے کہ اس حکومت کو برخاست کیا جائے۔ یہاں صدر راج نافذ کیا جائے۔'' راوت نے سوال کیا کہ ''کیا اب انہیں اس طرح کا احساس نہیں ہو رہا ہے؟ اگر وہ خود احتسابی کریں تو انہیں احساس ہوگا کہ ریاست میں اس وقت صدر راج کی ضرورت ہے۔'' مارپیٹ کے فوراً بعد شیوسینا (ادھو) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے بھی اس پر سخت تنقید کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ غنڈہ گردی اب اسمبلی تک پہنچ گئی ہے۔ سخت سکیورٹی کے باجود ودھان بھون کے احاطے میں یہ سب کچھ ہوا۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا'' اس معاملے کی جانچ ہونی چاہئے اور ان افسران کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہئے۔ جنہوں نے غنڈوں کو پاس جاری کئے۔ یادرہے کہ جتیندر اوہاڑ اور گوپی چند پڈلکر کے درمیان گزشتہ کچھ دنوں سے مسلسل چپقلش جاری تھی۔ دریں اثناء حکومت نے اسکولوں میں ہندی کو بطور تیسری زبان لازمی قرار دینے کے فیصلے کو مراٹھی عوام کی مخالفت کے بعد واپس لے لیا ہے لیکن وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس کا کہنا ہے کہ ریاست میں سہ لسانی فارمولہ ضرور نافذ کیا جائے گا۔ البتہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پہلی کلاس سے نافذ کرنے ہے یا کسی بڑی کلاس سے اس کا فیصلہ غور وخوض کے بعد کیا جائے گا جو کہ حکومت کی تشکیل کردہ کمیٹی کررہی ہے۔ یادرہے کہ مہاراشٹر حکومت نے مرکزی حکومت کے سہ لسانی فارمولے کو نافذ کرکے ریاست کے اسکولوں میں ہندی زبان کو بطور تیسری زبان پڑھنا لازمی قرار دیا تھا۔ راج ٹھاکرے کی پارٹی ایم این ایس اور ادھو ٹھاکرے کی پارٹی شیوسینا نے اس کی مخالفت کی تھی۔ ساتھ ہی مراٹھی کے ادبی حلقوں اور سماجی تنظیموں نے بھی اس پر اعتراض ظاہر کیا تھا۔ اس کے بعد حکومت نے ہندی کو تیسری زبان کے طور پر اختیاری مضمون قرار دیا، لیکن اس کی بھی مخالفت ہوئی کیونکہ یہ 'اختیاری' کی شکل میں ہندی کو 'لازمی' قرار دینے کا فیصلہ تھا۔ بالآخر حکومت نے اپنا یہ فیصلہ بھی واپس لیا لیکن اب وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس نے ایک ٹی وی چینل کو دیئے گئے انٹرویو میں کہا ہے کہ حکومت مرکز کے سہ لسانی فارمولے کو ضرور نافذ کرے گی۔ دیویندر فرنویس نے کہا'' جب پہلی بار جی آر جاری کیا گیا تھا تو یہ سوال کیا گیا کہ ہندی کو لازمی کیوں کیا جارہا ہے؟ تب ہم نے کہا تھا کہ ہندی تیسری زبان ہوگی۔ اس کے بعد ہم نے تمام لوگوں سے گفتگو کے بعد جی آر تبدیل کر دیا۔'' فرنویس کہتے ہیں'' پھر ہم نے کہا کہ ہندی لازمی نہیں ہے بلکہ اگر آپ سیکھنا چاہیں تو سیکھیں ورنہ کوئی اور زبان بھی سیکھ سکتے ہیں۔ ہم دیگر زبانیں بھی سیکھانے کیلئے تیار ہیں۔'' انہوں نے بین السطور ہندی کی مخالفت کرنے والوں پر طنز کیا'' مان لیجئے کہ اگر کسی اسکول میں ۲؍بچوں نے کہا کہ انہیں تیلگو سیکھنی ہے تو ان کیلئے الگ سے ٹیچر کہاں سے لایا جائے گا؟'' وہ کہتے ہیں'' اس وقت تک (ہندی کی مخالفت کرنے والوں کا) کوئی گول پوسٹ نہیں تھا لیکن تب گول پوسٹ بدل گیا۔ یہ سوال پوچھا جانے لگا کہ ہندی تیسری سے کیوں پڑھائی جارہی ہے چھٹی سے کیوں نہیں؟ اس تعلق سے الگ الگ قسم کی رائے آنے لگیں تو ہمیں خیال آیا کہ یہ رپورٹ، ہندی کو لازمی قرار دینے کی سفارش ہمارے سامنے نہیں آئی تھی۔ اس لئے اس پر دوبارہ ماہرین کی رائے حاصل کی جانی چاہئے۔ لہٰذا ہم نے نئی کمیٹی تشکیل دی جو اس تعلق سے غور وخوض کر رہی ہے۔ وزیراعلیٰ کا کہنا ہے'' ہمارے لئے یہ معاملہ وقار کا نہیں ہے لیکن ایک بات ضرور کہتا ہوں کہ ریاست میں سہ لسانی فارمولہ ضرور نافذ ہوگا۔ البتہ کون سی کلاس سے نافذ ہوگا اس کا فیصلہ کمیٹی کرے گی۔'' انہوں نے کہا'' ہم صدفیصد سہ لسانی فارمولے کو نافذ کریں گے، انگریزی زبان کے سامنے گھٹنے ٹیکنا اور ہندوستانی زبانوں کی مخالفت کرنا یہ ہم چلنے نہیں دیں گے۔'' دیکھنا یہ ہے کہ دیویندر فرنویس کا اگلا قدم کیا ہوتا ہے اور اس پر ایم این ایس اور شیوسینا (ادھو) کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔ ویسے حقیقت یہ ہے کہ شیوسینا ادھو اور راج ٹھاکرے کی مہاراشٹر نونرمان سینا سخت مخالف ہیں اور ایم این ایس نے تشدد کا سہارا لیا ہے، چندروز قبل راج ٹھاکرے نے ممبئی کے نواح میرا روڈ میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مراٹھی کی مخالفت کرنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا اور ہندی کو زبردستی نافذ کرنے کی منظوری نہیں دی جائے گی۔ مہاراشٹر میں مانسون کے بعد اکتوبر میں ممبئی، تھانے، پونے سمیت اہم میونسپل کارپوریشن کے انتخابات ہونے والے ہیں، اس لیے ہر کوئی اس معاملہ انتخابی مسئلہ بنانے کی کوشش میں ہیں اور ووٹ بینک کا کھیل کھیلا جارہا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہر کوئی بازی مارنے کے چکر میں ہے، یہی وجہ ہے کہ ادھو اور راج دو دہائی بعد ایک ساتھ سیاسی سطح پر ایک اسٹیک پر آئے ہیں، مستقبل میں اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، اب یہی دیکھنا ہے۔

javedjamaluddin@gmail.com
9867647741

''ایمان یمن کا، حکمت یمن کی ہے''

(انصار اللہ: حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندہ تفسیر)

ازقلم: ڈاکٹر محمد عظیم الدین
اسسٹنٹ پروفیسر وصدر شعبہ اردو، آرٹس کامرس کالج،
بیودہ، امراوتی، مہاراشٹر
موبائل: 8275232355

کائنات کی تاریخ جب کروٹ لیتی ہے اور اقوام کی تقدیر کا فیصلہ ہونے لگتا ہے، تو وہ اپنے کرداروں کا انتخاب محض جغرافیائی سرحدوں یا مادی وسائل کی بنیاد پر نہیں کرتی، بلکہ ان روحانی خزانوں کی بنیاد پر کرتی ہے جو کسی قوم کی سرشت میں ودیعت کیے گئے ہوں۔ آج جب عالمِ اسلام پر بے حسی اور بے عملی کی تاریک رات چھائی ہوئی ہے، اور استکبارِ عالمی کے فرعون اپنی طاقت کے نشے میں چور ہیں، تو تاریخ نے ایک بار پھر جزیرہ نمائے عرب کے اُس مقدس گوشے کی طرف نگاہ کی ہے جس کی فضیلت پر خود لسانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہرِ تصدیق ثبت فرمائی تھی۔ یہ سرزمینِ یمن ہے، جہاں ایمان محض ایک عقیدہ نہیں، بلکہ ایک شعلہ فشاں حقیقت ہے، اور جہاں حکمت صرف کتابوں میں نہیں، بلکہ عمل کے میدان میں اپنا لوہا منواتی ہے۔ یہ سرزمینِ سبا و حِمیَر کے ان غیرت مندوں کی وارث ہے جنہوں نے رومی و فارسی استبداد کے سامنے کبھی سر نہیں جھکایا۔ یہ مالک الاشترنخعیؓ اور عمار بن یاسرؓ جیسے جلیل القدر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دھرتی ہے، جنہوں نے ہمیشہ حق کا علم بلند کیا اور ظلم کے خلاف شمشیر بکف رہے۔ آج اسی تاریخی تسلسل میں، تحریکِ انصار اللہ کی قیادت میں یمن کی مزاحمت، محض ایک سیاسی یا عسکری جدوجہد نہیں، بلکہ یہ چودہ سو سال پرانی اُس نبوی پیشگوئی کی زندہ و جاوید تفسیر ہے کہ ''اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ'' (صحیح مسلم، حدیث: 40)۔ یہ وہ معرکہ ہے جہاں ایک نہتی قوم نے اپنے خون سے وفا کی وہ داستان رقم کی ہے جس نے وقت کے نمرودوں اور فرعونوں کے تخت لرزا دیے ہیں۔ اس مزاحمت کی روحانی بنیاد وہ کلماتِ نور ہیں جو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اہلِ یمن کی شان میں ادا ہوئے۔ یہ محض تعریف نہیں، بلکہ ایک ابدی کردار کا تعین ہے۔ جب یمنی قبائل فوج در فوج اسلام قبول کرنے مدینہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا'' (تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں، یہ سب سے نرم دل اور رقیق القلب ہیں: صحیح البخاری، حدیث نمبر 4388؛ صحیح مسلم، حدیث نمبر 52)۔ آج غزہ کے مظلوموں کے لیے تڑپنے والے یہ یمنی دل اُسی نرمی اور رقت کا ثبوت ہیں، جو دیگر عرب پتھر دل حکمرانوں کے سینوں سے ناپید ہو چکی ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر وہ فرمان ہے جو اس خطے کو ایک ابدی تقدس عطا کرتا ہے: ''اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ'' یعنی ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے (صحیح مسلم، حدیث نمبر: 190)۔ یہ زبانِ نبوی سے نکلی ایک الٰہی سند ہے کہ جب دنیا فتنوں میں گھر جائے گی اور ایمان اجنبی ہوجائے گا، تو اس کا اصل مرکز اور حقیقی مظہر یمن کی سرزمین ہوگی۔ اور حکمت! یہ حکمت محض عسکری ٹیکنالوجی کا نام نہیں۔ یہ وہ ہمہ جہت بصیرت ہے جس نے یمن کو ہر محاذ پر سرخرو کیا۔ یہ سیاسی حکمت ہے جس نے نو سال تک یمن کے پیچیدہ قبائلی نظام کو ایک لڑی میں پرو کر رکھا، جبکہ پوری دنیا انہیں توڑنے پر تلی ہوئی تھی۔ یہ ابلاغی حکمت ہے جس نے المسیرہ کی سکرینوں اور یحییٰ سریع کی گونجتی آواز کے ذریعے عالمی پروپیگنڈے کا طلسم توڑ دیا اور اپنا بیانیہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔ اور یہ معاشی حکمت ہے جس نے تاریخ کے بدترین محاصرے میں بھی قوم کو بھوک سے مکمل تباہ ہونے نہیں دیا اور ریاست کا ڈھانچہ قائم رکھا۔ یہ وہی حکمت ہے جس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا، جو آج انصار اللہ کے ہر فیصلے سے عیاں ہے۔ انہوں نے شعوری طور پر اپنا نام ''انصار اللہ'' رکھ کر قرآن کے اس حکم پر لبیک کہا ہے: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ'' (اے ایمان والو! اللہ کے مددگار بن جاؤ: سورۃ الصّف، آیت 14)۔ وہ محض ایک سیاسی وعسکری گروہ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے دین اور اس کے مظلوم بندوں کے وہ مددگار ہیں جن کا وعدہ کتابِ الٰہی میں کیا گیا ہے۔ اس ایمانی غیرت کا امتحان اس وقت شروع ہوا جب مارچ 2015ء میں امریکہ اور برطانیہ کی پشت پناہی سے سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں نے یمن پر آگ اور بارود کا وہ طوفان برپا کیا۔ انہوں نے اقوامِ متحدہ کے چارٹر اور تمام بین الاقوامی قوانین کو پامال کرتے ہوئے ایک آزاد ملک پر چڑھائی کی، لہٰذا یمن کا دفاع محض ایک مذہبی فریضہ ہی نہیں، بلکہ عالمی قوانین کے تحت ان کا مسلمہ حق (Right to Self-Defense) تھا۔ اس جارحیت میں اقوامِ متحدہ کے مطابق، 377,000 سے زائد یمنی شہید ہوئے لیکن دنیا خاموش تماشائی بنی رہی۔ لیکن اسی خاکستر سے ایک ایسا ققنس اٹھا جس کی پرواز نے آسمان کی بلندیوں کو چھو لیا۔ ان کے گمنام انجینئروں نے مقامی وسائل سے ایسے بیلسٹک میزائل اور ڈرونز تیار کیے جنہوں نے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ لیکن دنیا اس وقت حقیقتاً لرزہ براندام ہوئی جب انصار اللہ نے اپنی عسکری صلاحیت کا رخ امت کے سب سے بڑے دشمن، اسرائیل کی طرف موڑ دیا۔ انہوں نے ہزاروں کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے مقبوضہ فلسطین کے ساحلی شہر ''ایلات'' پر پے در پے کامیاب میزائل حملے کیے۔ یہ میزائل جب سعودی اور اردنی فضائی حدود کو چیرتے ہوئے اپنے ہدف کی طرف بڑھتے تھے، تو یہ محض ہتھیار نہیں ہوتے تھے، بلکہ یہ ایک مظلوم قوم کا وہ پیغام ہوتے تھے جو چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اگر تم غزہ کے بچوں کو مارو گے تو تمہارے شہر بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ استقامت اور ایمانی حلاوت کی زندہ مثال یہ ہے کہ جہاں طویل جنگ کے باعث بڑے بڑے مزاحمتی محاذ (ایران، حزب اللہ، حماس اور خطے کی دیگر مزاحمتی قوتیں) شدید ترین دباؤ کا شکار ہیں، وہیں یمن کے انصار اللہ نہ صرف پوری جرأت اور زندہ دلی سے کھڑے ہیں، بلکہ ان کی مزاحمت کی آگ روز بروز مزید بھڑک رہی ہے۔ وہ ہر دن اسرائیل کے وجود پر پے در پے حملوں سے وہ گہرے زخم لگا رہے ہیں، جو ثابت کرتے ہیں کہ سچا ایمان نہ تھکتا ہے، نہ جھکتا ہے اور نہ ہی بکتا ہے۔ اگر ''حکمتِ یمانیہ'' کا ظہور ان کی میزائل ٹیکنالوجی تھی، تو ''ایمانِ یمانی'' کا اصل امتحان اس وقت شروع ہوا جب غزہ کے مظلوموں کی چیخوں پر مسلم دنیا نے مجرمانہ خاموشی اختیار کرلی۔ تب یمن کی آواز گونجی، اور یہ صرف لفظوں کی آواز نہیں تھی، یہ عمل اور اقدام کی گرج تھی۔ انصار اللہ نے دوٹوک اعلان کیا کہ جب تک غزہ کا محاصرہ ختم نہیں ہوتا، بحیرہ احمر سے گزرنے والا کوئی بھی اسرائیلی یا اسرائیل کی مدد کرنے والا جہاز محفوظ نہیں رہے گا۔ امریکہ، جو خود کو دنیا کا تھانیدار سمجھتا ہے، اپنے برطانوی حواریوں کے ساتھ میدان میں اترا۔ اس نے یمن پر براہِ راست فضائی حملے شروع کر دیے، اس گمان میں کہ چند بم گرا کر وہ اس غیور قوم کو جھکا دے گا۔ لیکن یہی اس کی سب سے بڑی اور مہنگی بھول تھی۔ ہر امریکی حملے کے بعد انصار اللہ کا عزم مزید فولادی ہوجاتا اور ان کی کارروائیاں مزید شدید اور تباہ کن ہوجاتیں۔ انہوں نے جواب میں امریکہ کے سب سے جدید اور مہنگے ترین ڈرونز کو نشانہ بنانا شروع کر دیا اور یکے بعد دیگرے کئی ReaperMQ-9 ڈرون مار گرائے، جن میں سے ہر ایک کی قیمت ''تین کروڑ ڈالر'' سے زائد تھی۔ یہ امریکہ کے لیے نہ صرف بہت بڑا مالی نقصان تھا بلکہ اس کی ٹیکنالوجی کے غرور پر بھی ایک کاری ضرب تھی۔ اس کے علاوہ انصار اللہ نے امریکی بحری بیڑوں کو براہِ راست میزائلوں سے نشانہ بنایا اور یہاں تک کہ امریکہ کے سب سے بڑے اثاثے، طیارہ بردار بحری جہاز ''یو ایس ایس آئزن ہاور (USS Dwight D. Eisenhower)'' کو بھی ہٹ کرنے کا دعویٰ کرکے امریکی ہیبت پر سوالیہ نشان لگا دیا۔ ان حملوں نے امریکہ کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنے مہنگے ترین میزائل (جن کی قیمت لاکھوں ڈالر فی میزائل ہے) یمن کے سستے ڈرونز اور میزائلوں کو روکنے کے لیے استعمال کرے، جس سے اس جنگ کی قیمت امریکہ کے لیے ناقابلِ برداشت حد تک بڑھ گئی۔ یہ وہ لمحہ تھا جب دنیا نے دیکھا کہ ایک نہتی اور محصور قوم نے ایمان کے بل بوتے پر وقت کی سپر پاور کو اس طرح چیلنج کیا کہ وہ براہِ راست جنگ سے گریز کرتے ہوئے پس پردہ مذاکرات اور جنگ بندی کی بھیک مانگنے پر مجبور ہوگئی۔ یہ درست ہے کہ علاقائی سیاست میں ایران اور انصار اللہ کے مفادات میں بعض اوقات ہم آہنگی نظر آتی ہے، لیکن ان کی ''بنیادی فکری اور مذہبی جڑیں بالکل جداگانہ'' ہیں۔ اگر انصار اللہ محض ایران کے اشاروں پر چلنے والی ایک کٹھ پتلی ہوتی، تو ان کی دینی تعلیمات، سیاسی حکمتِ عملی، اور ان کے زیرِ کنٹرول علاقوں میں حکومتی ڈھانچہ ایرانی نظام کی مکمل نقل ہوتا۔ اس کے برعکس، ان کی قیادت، عوامی بیانات، اور عملی پالیسیوں میں ''یمن کے مخصوص سماجی و قبائلی حالات'' اور ''زیدی فقہ کی گہری چھاپ'' واضح طور پر نظر آتی ہے۔ یہ مضبوط داخلی اور خودمختار مذہبی شناخت اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ ان کی تحریک کسی بیرونی طاقت کی محتاج نہیں، بلکہ وہ اپنی ''مستحکم مقامی جڑوں اور مستقل نظریاتی اساس'' پر قائم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی طاقت کا سرچشمہ بیرونی امداد نہیں، بلکہ ان کی مقامی صلاحیت، عوامی حمایت، اور سب سے بڑھ کر، اللہ پر ان کا غیر متزلزل ایمان ہے۔ پس حاصلِ کلام یہ ہے کہ آج یمن محض ایک ملک کا نام نہیں، بلکہ ایک نظریے کا نام ہے۔ یہ اس نظریے کا نام ہے کہ ایمان جب خالص ہو اور حکمت جب عمل میں ڈھل جائے تو مادی وسائل کی کمی اور دشمن کی کثرت بے معنی ہو جاتی ہے۔ امتِ مسلمہ کے عوام، دانشوروں اور رہنماؤں پر لازم ہے کہ وہ یمن کی اس جدوجہد کو پہچانیں۔ یہ حمایت محض ایک سیاسی انتخاب نہیں، بلکہ ایک ایمانی ذمہ داری اور تاریخی قرض ہے۔ یمن آج تنہا پوری امت کی جنگ لڑ رہا ہے، اور تاریخ ان لوگوں کو کبھی معاف نہیں کرے گی جو حق و باطل کے اس فیصلہ کن معرکے میں غیر جانبدار رہے۔ یمن کی یہ مزاحمت صرف ایک ملک کی آزادی کی جنگ نہیں، بلکہ یہ پورے خطے اور عالمِ اسلام کے مستقبل کی نئی صبح کا پیش خیمہ ہے۔ یہ وہ چنگاری ہے جو غلامی کی زنجیروں کو جلا کر راکھ کر دے گی اور امت کے لیے ایک نئے، باعزت اور خودمختار دور کا آغاز کرے گی۔ بلاشبہ، حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک زندہ حقیقت ہے جو آج یمن کے میدانوں میں لہو کے چراغ جلا کر اپنی حقانیت کا ثبوت دے رہی ہے۔ ایمان یمن کا ہے، حکمت یمن کی ہے، اور آج شجاعت، غیرت اور فتح کا پرچم بھی یمن کا ہے۔

اڈیشہ کی ڈبل انجن سرکار نے اپنی ہی بیٹی کو کچل دیا

ازقلم: ڈاکٹر سلیم خان

اڈیشہ کے بالاسور میں کالج کی طالبہ نے خودسوزی کرلی تو بے ساختہ کرناٹک کی مسکان خان یاد آگئی۔ سنگھ پریوار کے اوباش غنڈوں نے مسکان خان کے نقاب اوڑھنے پر اعتراض کیا تو اس بہادر بچی نے 'اللہ اکبر' کے نعرے سے اپنا ہتھیار بنایا اور کہا کہ اس سے قوت ملتی ہے۔ اڈیشہ کی مظلوم بیٹی نے خود کو نذرِ آتش کرکے جان گنوادی مگر جاتے جاتے سماج کو ایسا آئینہ دکھا دیا کہ اس میں اپنا چہرا دیکھ کر سبھی شرمسار ہو گئے اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ یہ سانحہ اچانک رونما نہیں ہوا بلکہ فقیر موہن کالج میں زیرِ تعلیم انٹیگریٹڈ بی ایڈ کی اس طالبہ نے تقریباً ۶ ماہ قبل شعبۂ تعلیم کے سربراہ سمیر کمار ساہو پر جنسی ہراسانی کا الزام لگایا تھا۔ اس شکایت پر کالج انتظامیہ نے جو تادیبی کمیٹی بنائی اس میں ملزم صدر شعبہ تو موجود تھا مگر مدعی کے حامی طالبعلم ندارد تھے۔ اس سے کالج انتظامیہ کے جھکاو ارادوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے؟ وہ لوگ مظلوم کو انصاف دلانے کے بجائے ظالم کو بچانا چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے مایوس طالبہ نے بالآخر اپنے جسم پر پٹرول چھڑک کر خودسوزی کرلی۔ مذکورہ طالبہ کی داستان الم خون کے آنسو رلانے والی ہے۔ پہلے تو اسے اپنی، کالج کی اور اساتذہ کی بدنامی کا حوالہ دے کر پولیس میں شکایت کرنے سے روکا گیا لیکن 30 جون کو جب کالج کے پرنسپل دلیپ گھوش نے اسے اپنے کمرے میں بلا کر سارے الزامات کو مسترد کردیا اس کو تحریری معافی نہ مانگنے کی صورت میں کارروائی کی دھمکی دی تو اس کے بعد طالبہ نے پولیس میں شکایت درج کرائی اور چہار جانب انصاف کی گہار لگانے لگی۔ اس ابلہ ناری نے مقامی رکن اسمبلی، رکن پارلیمان، وزیر تعلیم، علاقہ کے مرکزی وزیر اور وزیراعلیٰ تک سے انصاف کی بھیک مانگی مگر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اتفاق سے یہ سارے بی جے پی سے تعلق رکھنے والوں نے خود اپنی طلبا تنظیم اے بی وی پی کی کارکن سے منہ موڑ لیا اور اس کی دادرسی نہیں کی۔ ودیارتھی پریشد کے طلبا نے اس کا ساتھ دیا مگر انہیں بھی نظرانداز کردیا گیا اس طرح 12 دن گزر گئے۔ اس کے بعد ہی سیلف ڈیفنس کی تربیت سے آراستہ ایک نہایت ہونہار طالبہ کو پرنسپل کے کمرے سے باہر نکل کر کالج احاطے میں سب کے سامنے خودسوزی کرنا پڑا۔ اس کوشش میں وہ 95 فیصد جھلس گئی اور ایمس بھونیشور میں دم توڑ دیا۔ کالج کے پرنسپل دلیپ گھوش کو ریاست کے ہائیر ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ نے خودسوزی کے بعد معطل کیا۔ اس نے حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ پرنسپل نے طالبہ کے ذریعہ پروفیسر پر جنسی ہراسانی کی شکایت کے معاملے کو صحیح طریقے سے سنبھالنے کی ذمہ داری نہیں نبھائی اور مناسب کارروائی کرنے میں ناکام رہے اس لیے یہ تادیب کرنی پڑی۔ یہی کام اگر ایک دن قبل کیا گیا ہوتا تو وہ 20 سالہ طالبہ یہ انتہائی قدم اٹھانے پر نہیں مجبور ہوتی۔ اس سانحہ کو راہل گاندھی نے 'نظام کے ذریعے کیا گیا منظم قتل' قرار دیا تو بی جے پی والوں نے ان پر 'موت کی سیاست' کا الزام دھر دیا۔ سوال یہ ہے کہ ریاست میں پہلی بار بی جے پی برسرِ اقتدار آئی ہے۔ بالاسور کا رکن اسمبلی اور رکن پارلیمان زعفرانی ہے۔ اس کے باوجود وزیر تعلیم اور وزیراعلیٰ خود اپنی تنظیم کے طلباء کی شکایت پر آنکھیں موند لیتا ہے اور انتظامیہ خودسوزی کے ہوجانے تک کمبھ کرن کی نیند سوتا رہتا ہے تو اسے کیا کہیں گے؟ بنارس ہندو یونیورسٹی میں تو اے بی وی پی کے غنڈوں نے عام طالبہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تھی اب وہ خود اپنی کارکن کو پروفیسر کی جنسی ہراسانی سے نہیں بچا سکے تو دیگر خواتین کو کیسے انصاف دلائیں گے؟ اڈیشہ کے ایک اندوہناک سانحہ پر اوچھی سیاست کا الزام لگانے والے مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان کو بتانا چاہیے کہ مغربی بنگال کے اندر ایک ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل پر بی جے پی نے جو کہرام مچایا تھا وہ کیا تھا؟ کولکاتہ میں ہنگامہ مچانے والی اے بی وی پی نے اڈیشہ میں طالبہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف احتجاج کیوں نہیں کیا؟ اس طویل جنسی اور ذہنی ہراسانی کے معاملے میں ملزم کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے بجائے جب طالبہ کو ہی دھمکیاں دی گئیں تو وہ کیوں خاموش رہے۔ اس دلخراش موت پر کانگریس کی نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا نے جب دہلی میں واقع 'اوڈیشہ بھون' کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا مگر بجرنگ دل سے لے کر درگا واہنی تک سارے بھگوا دھاری کہاں غائب ہوگئے؟ کیا ان کو 20 سالہ طالبہ پر اس لیے رحم نہیں آیا کیونکہ اس پر ظلم کرنے والے ہندو تھے اور اس کا دفاع کرنے میں خود بی جے پی حکومت ناکام ہوگئی تھی؟ ایسے میں این ایس یو آئی دہلی کے صدر آشش لمبا کا یہ بیان درست لگتا ہے کہ ''یہ خودکشی نہیں، بلکہ بی جے پی اور اے بی وی پی کے گٹھ جوڑ کے ذریعے کیا گیا قتل ہے۔ خواتین کو تحفظ دینے کے بجائے مجرموں کو بچانے والا نظام بے نقاب ہو چکا ہے۔ وہ انصاف ملنے تک خاموش نہیں بیٹھیں گے۔'' اس سانحہ پر اپنے غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے راہل گاندھی نے 'ایکس' پر لکھا ''اس بہادر طالبہ نے جنسی ہراسانی کے خلاف آواز اٹھائی لیکن انصاف دینے کے بجائے اسے بار بار دھمکایا اور ذلیل کیا گیا۔ جنہیں اس کی حفاظت کرنی تھی، وہی اسے توڑتے رہے۔ ہر بار کی طرح بی جے پی کا نظام ملزمان کو بچاتا رہا اور ایک معصوم بیٹی کو خودسوزی پر مجبور کردیا۔ یہ خودکشی نہیں، بلکہ نظام کے ذریعے کیا گیا قتل ہے۔'' انہوں نے وزیر اعظم مودی کی خاموشی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا'' مودی جی، چاہے اڈیشہ ہو یا منی پور، ملک کی بیٹیاں جل رہی ہیں، ٹوٹ رہی ہیں، دم توڑ رہی ہیں۔ اور آپ؟ خاموش بیٹھے ہیں۔ ملک کو آپ کی خاموشی نہیں، جواب چاہیے۔ بیٹیوں کو تحفظ اور انصاف چاہیے۔'' حزب اختلاف نے اس واقعہ کی اعلیٰ سطحی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کرکے خواتین کی حفاظت اور نظام انصاف پر سنگین سوالات کھڑے کیے۔ کانگریس نے اس سانحہ کی عدالتی جانچ اور وزیراعلیٰ موہن مانجھی سے استعفیٰ کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ فقیر موہن کالج کی ایک طالبہ کے اس دل دہلا دینے والی خودکشی پر پرینکا گاندھی نے 'ایکس' پر لکھا، ''اوڈیشہ میں ایک اور بیٹی انصاف کے لیے لڑتے ہوئے ہار گئی۔ اس نے اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کے خلاف آواز بلند کی لیکن انصاف کے بجائے رسوائی اور اذیت ملی۔ اس دوہری زیادتی نے اسے خودکشی پر مجبور کردیا۔'' انہوں نے سوال کیا،'' کیا دہلی سے یوپی اور منی پور سے اوڈیشہ تک بی جے پی کا ایک ہی طریقہ ہے؟ یعنی ملزم کے ساتھ کھڑے ہوکر متاثرہ لڑکی کو ہی ہدف بنانا اور انصاف کے عمل میں رخنہ ڈالنا؟ جناب وزیراعظم، کیا اب اس ملک کی آدھی آبادی کو انصاف کی کوئی امید ہی نہیں رکھنی چاہیے؟'' سچ تو یہ کہ مودی دور میں متاثرین کے لیے انصاف کا راستہ دشوار ہوچکا ہے، کیونکہ نظام خود ظالموں کو تحفظ دینے میں جٹا ہوا ہے۔ عوام کا اعتماد پولیس سے اٹھ رہا ہے اس کی ایک مثال اڈیشہ ہی کے گجپتی ضلع میں سامنے آئی جہاں پچھلے دنوں ایک عصمت دری کے ملزم کو ۸ عورتوں کے ساتھ ۲ مردوں نے کاٹ کر جلا دیا کیونکہ وہ ۶؍سال سے خواتین کا جنسی استحصال کر رہا تھا۔ وہ لوگ پولیس یا سرکار کے پاس نہیں گئے کیونکہ انہیں انصاف کی امید نہیں تھی۔ اب پولیس نے ان دس لوگوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ وہ اس مجرم کو پکڑ لیتی تو یہ نوبت نہ آتی۔ اڈیشہ کے اس قبائلی علاقہ میں ہندوؤں کے تحفظ کی خاطر 1999 میں آسٹریلیوی مشنری گراہم اسٹین کو ان کے بیٹوں، دس سالہ فلپ اور آٹھ سالہ ٹموتھی، کو زندہ جلا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ہندوؤں کو تحفظ تو نہیں ملا بلکہ ریاست سے چالیس ہزار خواتین کے غائب ہونے کی خبر آگئی۔ معروف تجزیہ کار، ڈاکٹر اشوک سوائن کے مطابق وہاں آج بھی عیسائیوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ان کے گھروں میں گھس کر خواتین اور بچوں کو مارا پیٹا جاتا ہے مگر بی جے پی کی سرپرستی میں کام کرنے والی پولیس خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔ نیوز ریل ایشیا کی تحقیقاتی ٹیموں نے جب اڈیشہ کے نابرانگپور، گجپتی اور بالاسور کا دورہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہاں عیسائی برادری تدفین کے بنیادی حق سے محروم ہے۔ ضلع نابرانگپور میں 2022 سے 2025 تک عیسائیوں پر حملوں کے 8 سے زائد واقعات درج کیے گئے۔ ضلع گجپتی میں 22 مارچ 2025 کو جو باکیتھولک چرچ پر پولیس نے دھاوا بولا، خواتین اور بچیوں پر حملہ کرکے دو پادریوں کو پاکستانی کہہ کر تشدد کا نشانہ بنایا۔ ضلع گجپتی میں پولیس نے پادری کو تشدد سے زخمی کرنے کے بعد خواتین کی چادریں پھاڑ دیں اور مذہبی علامات کی بے حرمتی کی۔ عیسائیوں پر حملہ کرنے والا یہ پولیس انتظامیہ اسی ضلع میں عصمت دری کرنے والے کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا اور نہ ایم جی ایم کالج کی طالبہ کو انصاف دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے صدیوں سے جاری ان مظالم کو جاری وساری رکھنے کے لیے تبدیلیٔ مذہب کی مخالفت کی جاتی ہے تاکہ ہندو سماج اور خواتین کا استحصالی نظام قائم و دائم رہ سکے۔ یہی ہندوراشٹر کا خواب ہے۔

Name Change Notice

I MIRZA ARSHAD BAIG my wife's old name was SHEEREEN BEGUM which Now has been changed to BABY SHIREEN

My mother's old name was SHAHNAZ BEGUM which now has been changed to SHAHNAZ SULTANA

henceforth all correspondence will be done as per new name please consider the same.

Address: 6-3-240 dhangar tekdi, near old police station maniyar galli Nanded Maharashtra 431604

مساجد، مدارس اور دیگر عبادت گاہوں کے کاغذات درست کریں اور اس کی جائیداد کو ریکارڈ میں درج کرائیں

موجودہ حالات میں مساجد و مدارس کی حفاظت کے لیے زیادہ بیدار رہنے کی ضرورت ہے

دارالعلوم سونوری ضلع آکولہ میں مساجد و مدارس کے کاغذات درستگی اجلاس سے مولانا ندیم صدیقی اور مہاراشٹر وقف بورڈ چیرمین اور سی۔او۔ کا خطاب

آکولہ۔19/جولائی 2025 (پریس ریلیز) آج یہاں دارالعلوم سونوری تعلقہ مرتضی پور ضلع آکولہ میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی نگرانی میں مساجد، مدارس و دیگر عبادت گاہوں کے ڈوکومینٹ کی درستگی کے سلسلے حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی صدارت اور مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ودربھ مہاراشٹر) کی نگرانی میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس کا آغاز دارالعلوم سونوری کے ایک طالب علم محمد معاویہ بلہار شاہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، محمد ریحان سلمہ نے نعت پاک پیش کیا، حافظ محمد امروز سلمہ نے جمعیۃ کا ترانہ پیش کیا۔ مولانا سید وصی اللہ مظاہری صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ) نے تحریک صدارت پیش کی، مولانا محمد تسلیم صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع واشم) نے اس کی تائید کی، مفتی محمد روشن قاسمی صاحب نے تمہیدی گفتگو کرتے ہوئے مساجد مدارس و دیگر عبادت گاہوں کے کردار کی حفاظت کرنے،، ان کی تعمیر سے قبل ان کا نقشہ حکومت کے محکمہ تعمیر سے منظور کرانے، ان کے دستاویزات درست کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اگر آج ہم نے توجہ نہیں دی تو آسام جیسے حالات آنے میں دیر نہیں لگے گی۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مساجد، مسلمانوں کے لیے مذہبی و دینی شعائر کی حیثیت رکھتی ہیں، یہ اللہ کا گھر اور اس کے ذکر و عبادت کا مقام ہیں۔ جب بندہ کسی زمین کو مسجد کے لئے وقف کرتا ہے، تو وہ زمین براہ راست اللہ کے حوالہ کردیتا ہے، وہ جگہ مسلمانوں کے لیے انتہائی مقدس اور قابل احترام ہو جاتی ہے۔ اس کا تحفظ مسلمانوں کا آئینی، دینی و ایمانی فریضہ ہے۔ موجودہ حالات میں مساجد و مدارس کی حفاظت کے لیے زیادہ بیدار رہنے کی ضرورت ہے، حال میں ملک میں ایسے بہت سارے واقعات سامنے آئے ہیں جن میں فرقہ پرست ذہنیت کے حامل افسران نے مسجدوں اور مدرسوں کو غیر قانونی بتا کر منہدم کردیا، یا اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی، ان میں ہماری کمزوریاں بھی شامل ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ موجودہ حالات میں مساجد و مدارس کے ذمہ داران دانشمندی کا ثبوت دیں۔ ہمارے وہ مساجد و مدارس جن کے کاغذات ابھی تک درست نہیں ہیں، انہیں درست کرائیں۔ اجلاس سے جناب سمیر غلام نبی قاضی صاحب (چیرمین مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ) نے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہم نے وقف بورڈ کو بہت زیادہ ڈیولپ کیا ہے اور ہر ضلع میں وقت آفس بنایا ہے اور اس میں آفیسرس آپ کی خدمات کے لیے ہر وقت تیار ہے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر کوئی بھی فائل بھیجیں گے تو ہم اس کو انشاء اللہ ایک مہینے کے اندر اندر پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ جناب سید جنید صاحب (سی۔او۔ وقف مہاراشٹر بورڈ) نے کہا کہ ہمیں ایسی جھگڑے جو کہ ٹرسٹیوں اور متولیوں کے درمیان ہوتے ہیں اس کو حکمت کے ساتھ میں نمٹانا چاہیے اور آپس میں جھگڑے نہیں کرنا چاہیے اس سے بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور اوقاف کے سلسلے میں نقصان بھی ہوتا ہے لہذا ہم سب کو متحد ہو کر کام کرنا چاہیے۔ ڈپٹی سی۔او وقف بورڈ مہاراشٹر جناب مشیر صاحب، جناب خسرو خان صاحب اسپیشل آفس سپرینٹنڈنٹ وقف بورڈ مہاراشٹر، جناب افتخار ہاشمی صاحب (ممبر وقف بورڈ مہاراشٹر) جناب شاکر حسین، جناب امجد فاروقی صاحب متولی انجمن ایسوشین، عظیم صدیقی سکریٹری صاحب سمیت علاقہ ودربھ کے تمام اضلاع کے وقف آفیسران نے شرکت کی اور مساجد و مدارس کے کاغذات کی درستگی کے تعلق سے مفید رہنمائی فرمائی۔ مفتی عبدالرحمن نائیگاوی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) مولانا ابراہیم صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء ضلع شولاپور) جناب ایڈوکیٹ پٹھان تہور خان (لیگل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے جمعیۃ علماء کی سنہری تاریخ، اس کی نمایاں خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے وقف کے معنی اس کے مفہوم اور وقف کے تعلق سے اہم معلومات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت جمعیۃ علماء مساجد و مدارس کے سلسلے میں بہت ہی زیادہ حساس ہے۔ انہوں نے جمعیۃ علماء کی ممبر سازی اور جماعت کو مضبوط کرنے کے سلسلے میں بہت اہم اور قیمتی مشورے دیئے۔ اس اجلاس میں صدر محترم نے وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر غلام نبی قاضی صاحب کی شال دے کر گل پوشی کی۔ مفتی روشن قاسمی صاحب نے وقف بورڈ مہاراشٹر کے دیگر آفیسران کی شال دے کر گل پوشی کی۔ اجلاس میں قاری شمس الحق قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) مفتی ابرار الحق قاسمی صاحب مہتمم جامعہ قاسم العلوم اودگیر، مولانا تجمل صاحب مہتمم دارالعلوم فرقانیہ سیلو ضلع پربھنی و دیگر شریک تھے۔ اس اجلاس کے بعد تربیتی کیمپ ہوا علاقہ ودربھ کے 11 ضلعوں و تعلقوں کے صدور و جنرل سکریٹری، مساجد کے ذمہ داران و متولیان وائمہ کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کرنے وقف آفیسران کے پاس اپنے مدارس اور مساجد کے کاغذات کو جمع کئے، صدر اجلاس مولانا ندیم صدیقی صاحب کی دعاء پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔

مولانا نور اللہ قاسمی ایک صاحب کردار عالم دین تھے

امارت شرعیہ میں منعقد تعزیتی نشست سے امیر شریعت کا اظہارِ غم

پھلواری شریف (19/جولائی 2025) ضلع سوپول کے ممتاز عالم دین اور امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے سابق رکن شوری حضرت مولانا محمد نور اللہ قاسمی مہتمم مدرسہ دینیہ دیں بندھی 18/ جولائی کو داغ مفارقت دے گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون، ان کی عمر 67 کے قریب تھی، ان کی نماز نماز جنازہ میں شرکت کے لیے حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی ہدایت پر امارت شرعیہ کے صدر قاضی شریعت مولانا انظار عالم قاسمی کی قیادت میں امارت شرعیہ کا ایک وفد جس میں دارالعلوم الاسلامیہ امارت شرعیہ کے شیخ الحدیث مفتی محمد منت اللہ قاسمی صاحب و دیگر افراد شامل تھے، مولانا کے آبائی وطن دین بندھی گیا، جہاں قاضی صاحب نے نماز جنازہ کے وقت مختصر تعزیتی خطاب فرمایا اور اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے صبر کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان کے وصال پر امارت شرعیہ پھلواری شریف میں ایک تعزیتی نشست امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ مولانا کی علمی صلاحیت سے افرادِ ملت کو بڑے فوائد پہنچے جو ان کے لیے صدقہ جاریہ کے طور پر بلندی درجات کے باعث ہوں گے۔ جو انسان دنیا سے جاتا ہے وہ ہمارے لیے تدبر کی راہ چھوڑ کر جاتا ہے کہ ہم اللہ کی رضا و خوشنودی کے مطابق زندگی گزاریں، عمل میں اخلاص پیدا کریں؛ بلاشبہ مولانا مرحوم ایک مخلص، متبعِ سنت عالمِ دین؛ بلکہ صاحبِ کردار انسان تھے۔ اللہ تعالی ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے قائم مقام ناظم مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم ایک عالم باعمل اور متواضع شخصیت کے حامل انسان تھے۔ آپ نے دین اور علم دین کی اشاعت و خدمت میں زندگی بسر کی اور سینکڑوں حاملین علوم و نبوت کو تیار کیا؛ اس کی وجہ سے پورے علاقے میں ہر دل عزیز رہے۔ قدرت نے مولانا کو بہت سی خوبی اور صلاحیتوں سے نوازا تھا، معاملہ فہمی کے ساتھ صائب الرائے تھے جس کی وجہ سے آپ عام لوگوں میں بھی قدر و منزلت کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے۔ امارت شرعیہ کے نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے کہا کہ مولانا ایک عالمانہ وقار اور داعیانہ کردار کے حامل، دور اندیش اور صاحب عزیمت عالم دین تھے۔ مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم نے کہا کہ وہ با اخلاص، باکردار اور مثبت فکر کے حامل عالم دین تھے، مولانا کو امارت شرعیہ سے بے پناہ محبت تھی وہ یہاں کے صدر النقیب بھی تھے اور امارت شرعیہ کے پیغام کو علاقے میں پھیلاتے تھے۔ مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی شریعت نے کہا کہ مولانا نے عالمانہ شان کے ساتھ باوقار زندگی گزاری؛ بلاشبہ ان کی زندگی قابل رشک تھی۔ مولانا مفتی محمد احتکام الحق قاسمی قائم مقام مفتی امارت شرعیہ نے کہا کہ مولانا امت کی صلاح و فلاح کے لئے برابر فکر مند رہتے تھے۔ مولانا احمد حسین قاسمی مدنی معاون ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ مولانا ایک متواضع و منکسر المزاج عالم دین تھے ان کا حلقہ اثر بڑا وسیع تھا جہاں ہر شخص آپ کو عزت و احترام کی نگاہوں سے دیکھتا تھا۔ مولانا رضوان احمد ندوی معاون ناظم نے کہا کہ مولانا بڑے محسن و شفیق رہنما تھے، والد ماجد کی تربیت و فیض سے علمی ترقی کے منازل طے کرتے رہے، اللہ ان کی تربت پر رحمت کی بارش برسائے۔ آخر میں حضرت امیر شریعت نے مولانا کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

غزہ کے لیے خوراک وافر ہے مگر قابض اسرائیل راستہ نہیں دے رہا: انروا

غزہ: 19/جولائی: غزہ پر مسلط کی گئی بھوک کی اس المناک جنگ میں ایک اور دل دہلا دینے والا انکشاف سامنے آیا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایجنسی برائے فلسطینی مہاجرین "انروا" نے تصدیق کی ہے کہ اس کے پاس غزہ کے تمام باسیوں کے لیے تین ماہ سے زائد کی غذائی اشیاء کا ذخیرہ موجود ہے، لیکن قابض اسرائیل اس خوراک کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے رہا۔ 'انروا' نے ہفتے کے روز ایک بیان میں کہا کہ یہ غذائی امداد جس میں ایک بڑا ذخیرہ مصر کے شہر العریش میں محفوظ ہے مکمل طور پر تیار اور فوری تقسیم کے لیے دستیاب ہے۔ اس کے باوجود قابض اسرائیل کے مسلط کردہ محاصرے اور بند راستوں نے اس نازک انسانی فریضے کو ناممکن بنا دیا ہے۔ ادارے نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر تمام زمینی گزرگاہیں کھولی جائیں اور غزہ پر جاری ظالمانہ محاصرہ ختم کیا جائے تاکہ وہ ایک ملین سے زائد شہریوں بالخصوص ایک ملین بچوں کو امداد فراہم کر سکے۔ دو ملین سے زائد مظلوم فلسطینی غزہ کی پٹی میں ہر سطح پر ایک کربناک انسانی بحران سے گزر رہے ہیں۔ قابض اسرائیل نے 2 مارچ 2025ء سے تمام بارڈر بند کر رکھے ہیں اور نہ صرف غذائی اشیاء بلکہ طبی امداد کی رسائی بھی روک دی گئی ہے، جس کے باعث غزہ میں قحط نے تباہ کن شکل اختیار کر لی ہے۔ وزارت صحت نے آج اطلاع دی کہ ہسپتالوں میں بھوک اور غذائی قلت سے اموات کی شرح میں خطرناک اضافہ ہو چکا ہے۔ بھوک سے نڈھال افراد کی غیر معمولی تعداد اب ایمرجنسی وارڈز کا رُخ کر رہی ہے، جہاں وہ شدید نقاہت، کمزوری اور جسمانی ٹوٹ پھوٹ کی حالت میں پہنچ رہے ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق سینکڑوں ایسے فلسطینی جن کے جسم خوراک نہ ملنے کے باعث ختم ہو چکے ہیں، موت کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ ان میں بچے، بزرگ اور خواتین شامل ہیں، جن کی زندگیاں اس وقت ایک لقمے کی محتاج بن چکی ہیں۔ ادھر فلسطینی غیر سرکاری تنظیموں کے اتحاد "فلسطینی این جی اوز نیٹ ورک" نے خبردار کیا ہے کہ اس وقت غزہ شدید ترین انسانی تباہی سے گزر رہا ہے، جس کی بنیادی وجہ قابض اسرائیل کی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت جاری کی جانے والی "بھوک کی جنگ" ہے۔ تنظیم نے کہا کہ خوراک کی مکمل عدم دستیابی خاص طور پر آٹے کی قلت نے بچوں اور بزرگوں میں اموات کے خدشے کو مزید بڑھا دیا ہے۔ تنظیم نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر امدادی قافلوں کو غزہ تک رسائی دے، ورنہ یہ نسل کشی مزید خونی شکل اختیار کر لے گی۔ قابض اسرائیل کی جانب سے روکی گئی خوراک اس وقت غزہ کے ہر معصوم چہرے پر بھوک کا سایہ بن کر منڈلا رہی ہے۔ درحقیقت یہ صرف خوراک نہیں بلکہ انسانیت کی بنیادیں ہیں جو قبضہ گیر ریاست کی ہٹ دھرمی کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔

تقدیسی شاعر اظہار نقوی کا انتقال

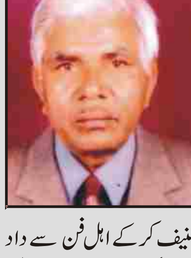

علی گڑھ: 19/جولائی: علی گڑھ سے تعلق رکھنے والے تقدیسی شاعر اظہار نقوی کا طویل علالت کے بعد علی گڑھ کے ایک ہسپتال میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم ایک عرصہ دراز تک جے این میڈیکل کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے فارماکالوجی ڈپارٹمنٹ میں اپنی خدمات دیتے رہے۔ ساتھ ہی شعر و سخن سے بھی وابستہ رہے ابتداء میں غزل اور صنف سہرہ میں طبع آزمائی بعد میں تقدیسی شاعری کی طرف رجحان پیدا ہوا تو بہترین حمد نعت منقبت اور سلام تصنیف کر کے اہل فن سے داد حاصل کی اس سلسلے سے ان کی ایک کتاب بعنوان معراج عقیدت بھی منظر عام پر آء جس کو عزاء اور مذہبی حلقوں میں نہایت مقبولیت حاصل ہوء۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک زوجہ چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ مرحوم کے دو بیٹے جعفر رضا روشن اور باقر نقوی عصر حاضر کے منفرد لب و لہجے کے شاعر ہیں۔ باقر نقوی حال مقیم سعودی عرب بہترین ناظم مشاعرہ بھی ہیں۔ معروف شاعر ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی بھی مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ مرحوم کی تدفین علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے قبرستان منٹوای میں عمل میں آئی۔ جس میں اردو ادب اور یونیورسٹی کی معروف ہستیوں کے ساتھ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس سلسلے سے ڈاکٹر مولانا اصغر اعجاز، مولانا حسن محمد مولانا زاہد حسین رامپوری، مولانا ممتاز حسین افق، ایم خورشید خاں، ڈاکٹر عباس وسیم، ڈاکٹر طلعت نقوی، ممتاز حیدر، انجینئر قاسم مرتضیٰ، رئیس الحسن، حفیظ الحسن، ڈاکٹر مہتاب عالم، ڈاکٹر آفتاب عالم، ڈاکٹر ہلال نقوی، عادل فراز، علی رضا زیدی وغیرہ کے نام سرفہرست ہیں۔

نیشنلسٹ یوتھ کانگریس پارٹی کے مہاراشٹر اسٹیٹ جنرل سکریٹری ساجد پٹیل کو سالگرہ کی دلی مبارکباد

نامہ نگار: 20 جولائی/(محمد حسین ساحل) تعلقات عامہ میں ایک فعال، بصیرت اور ہنر مند رہنما کے طور پر ساجد پٹیل نوجوانوں میں ایک خاص شناخت رکھتے ہیں۔ سماجی انصاف، تعلیم اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لیے ان کی وابستگی شروع سے ہی واضح ہے۔ انہوں نے نہ صرف ضرورت مند طلباء کو تعلیمی امداد فراہم کی بلکہ بے روزگار نوجوانوں کے لیے رہنمائی کیمپ بھی لگائے۔ وہ صحت سے متعلق آگاہی، روزگار اور سماجی اصلاح جیسے موضوعات پر مسلسل پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔ ان کی سوچ، طرز عمل اور خدمت کا جذبہ انہیں سیاست میں ایک الگ پہچان دیتا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ سیاست صرف عہدہ اور وقار نہیں بلکہ عوامی خدمت کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ پارٹی کی تنظیم کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ہر طبقے سے رابطہ کر کے عوامی جذبات کو قیادت میں بدلنے کے لیے مسلسل کوشاں ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی، نیشنلسٹ یوتھ کانگریس پارٹی میرا-بھائیندر کے یوتھ ضلعی صدر ذکی پٹیل نے بھی انہیں مبارکباد دی اور کہا کہ ساجد پٹیل بھائی ہمیشہ میرے لیے ایک تحریک رہے ہیں۔ انہوں نے سیاست کو خدمت اور لگن سے جوڑا ہے۔ ہم سب کو ان پر فخر ہے اور ان کی رہنمائی میں ہم تنظیم کو مزید مضبوط کریں گے۔ انہیں پورے مہاراشٹر سے نیک خواہشات مل رہی ہیں۔ مانا جا رہا ہے کہ ساجد پٹیل آنے والے برسوں میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کو نئی بلندیوں پر لے جائیں گے اور سماجی خدمت کی مثال بنے رہیں گے۔

تھیٹر کے بیک اسٹیج سے لے کر ہندوستان کی سب سے بڑی فلموں تک، جانئے راکنگ بھائی یش کا 17 سالہ سفر کیسا رہا

ممبئی: 19/جولائی (ایم ملک) راکنگ اسٹار یش، جس نے KGF کے ساتھ ملک بھر میں پہچان حاصل کی اور اب وہ دو بڑی فلموں جیسے رامائن اور ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گراؤن اپس میں نظر آنے والے ہیں، نے حال ہی میں فلم انڈسٹری میں اپنے 17 سال مکمل کیے ہیں۔ اس کا یہ سفر اس کے مضبوط عزم، اعتماد اور بلا خوف فیصلے کرنے کی عادت کا نتیجہ ہے۔ بغیر کسی فلمی پس منظر یا انڈسٹری کے تعاون کے، یش نے اپنے کیریئر کا آغاز تھیٹر سے کیا۔ وہاں سے وہ آہستہ آہستہ ٹی وی پر آئے اور پھر فلموں کا سفر شروع ہوا۔ انہوں نے محنت سے کنڑ سنیما میں اپنا نام بنایا، لگاتار ہٹ فلمیں دیں اور گوگلی، کراتکا اور مسٹر جیسی فلموں کے ساتھ نئے ریکارڈ بنائے۔ اور مسٹر راما چاریہ۔ KGF فرنچائز یش کے کیریئر کے ساتھ ساتھ کنڑ سنیما میں ایک بڑا موڑ بن گئی۔ اس فلم کو پورے ہندوستان میں پہچان دلانے کے لیے یش نے خود پہل کی اور اس فلم کو کرناٹک سے باہر بھی پہنچانے کے لیے بہت سے لوگوں کے ساتھ کام کیا۔ KGF: باب 2 نے یش کو پین انڈیا کا اسٹار بنا دیا اور یہ ہندوستانی سنیما کی سب سے بڑی ہٹ فلموں میں سے ایک بن گیا۔ اس فلم نے کورونا کے بعد ایک بار پھر سینما گھروں کی طرف ہجوم کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ثابت کیا کہ شائقین اب بھی بڑی اسکرین پر بڑی فلمیں دیکھنے کے لیے پر جوش ہیں۔ KGF کی زبردست کامیابی کے بعد یش نے ایک ایسا قدم اٹھایا جس کی کسی کو توقع نہیں تھی، انہوں نے تقریباً 18 ماہ تک کسی نئے پروجیکٹ کا اعلان نہیں کیا۔ فلم انڈسٹری میں جہاں بڑی ہٹ کے بعد بڑے ہدایت کاروں کے ساتھ نئی فلموں کا ایک سلسلہ ریلیز ہوتا ہے، وہیں یش کے اس فیصلے کو بڑا رسک سمجھا گیا۔ لیکن یش کا مقصد صرف کامیابی کے بعد فلمیں سائن کرنا نہیں تھا بلکہ ایسی فلمیں بنانا تھا جو ہندوستانی سنیما کو دنیا تک لے جائیں۔ انہوں نے اپنے اگلے پروجیکٹ ٹاکسک کا اعلان کر کے سب کو حیران کر دیا، جس کی ہدایت کاری گیتو موہن داس کریں گے، جنہیں اپنی فلموں کے لیے بین الاقوامی سطح پر پذیرائی ملی ہے۔ یہ بات سب کے لیے حیران کن تھی کہ یش جیسے باکس آفس اسٹار نے ایک ایسے ہدایت کار سے ہاتھ ملایا جسے بین الاقوامی سطح پر سراہا گیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہو گیا کہ یش بڑے بجٹ کی فلموں میں بھی ایک مختلف سوچ لانا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے رامائن میں راون کا کردار چن کر ایک بار پھر سب کو حیران کر دیا۔ جو چیز اس کو خاص بناتی ہے وہ یہ ہے کہ یش نے راون جیسے کردار کا انتخاب کیا، جو تھوڑا مشکل اور مختلف قسم کا کردار ہے، جسے بڑے ستارے اکثر اپنے کیریئر کے عروج پر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ جب کہ زیادہ تر اداکار ایسے پروجیکٹس میں ہیرو کا کردار ادا کرنا پسند کرتے ہیں، یش نے پھر دکھایا کہ وہ انڈسٹری کے عام رجحان سے ہٹ کر ایک مختلف اور چیلنجنگ کردار ادا کرتے ہیں۔ یش کی آنے والی فلم ٹاکسک ہندوستانی سنیما کو دنیا بھر میں مشہور کرنے کے ان کے ارادے کو ظاہر کرتی ہے۔ ان کے پروڈکشن ہاؤس مونسٹر مائنڈ کریشنز کی پہلی فلم کے طور پر بنائی گئی یہ فلم ایک ایسی کہانی بیان کرتی ہے جو ہر کسی سے جڑ سکتی ہے اور ایک ایسی کہانی جو حدوں سے آگے نکل جاتی ہے۔ اس خواب کو پورا کرنے کے لیے Toxic کو بہت بڑے پیمانے پر تیار کیا جا رہا ہے تاکہ اس کی کہانی کو دنیا بھر کے لوگ پسند کریں۔ یش اور کے وی این پروڈکشنز اسے ہندوستان میں پہلی فلم بنا رہے ہیں جس کی شوٹنگ ایک ساتھ انگریزی اور کنڑ میں کی جائے گی۔ اس کے علاوہ اسے ہندی، تیلگو، تامل، ملیالم جیسی کئی زبانوں میں بھی ڈب کیا جائے گا۔ اس سوچ اور محنت کا مقصد کہانی کو اس طرح دکھانا ہے کہ ہر دیکھنے والا اس سے جڑ سکے اور Toxic کو نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں پسند کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یش اپنے بینر مونسٹر مائنڈ کریشنز کے تحت ٹوکسک اور رامائن دونوں کو بھی شریک پروڈیوس کر رہے ہیں۔ بطور پروڈیوسر ان کے اس اقدام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف اداکاری تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ان فلموں کی کہانی، بنانے اور ان کو زیادہ سے زیادہ ناظرین تک پہنچانے کے طریقے میں بھی گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔

ڈائریکٹر پرشانت نیل نے ہومبلے فلمز کے وجے کیراگندور کی دل سے تعریف کی!

ممبئی: 19/جولائی (ایم ملک) پرشانت نیل کا شمار آج ہندوستان کے بڑے ہدایت کاروں میں ہوتا ہے۔ اس نے KGF باب 1 اور 2 اور سالار: حصہ 1 - جنگ بندی جیسی بلاک بسٹرس دے کر اپنی شناخت بنائی ہے۔ انہوں نے یہ ہٹ فلمیں ہومبلے فلمز کے ساتھ مل کر دی ہیں، لیکن پرشانت کا خیال ہے کہ اس پروڈکشن ہاؤس نے نہ صرف فلموں میں بلکہ لوگوں اور نئے آئیڈیاز میں بھی یکساں دلچسپی دکھائی ہے۔ ان کے مطابق، ہومبلے نے کنڑ سنیما کے کھیل کو بدل دیا ہے۔ ہومبلے فلمز کے بارے میں ہدایت کار پرشانت نیل نے کہا، "ہومبلے نے کنڑ سنیما کے لیے ہر لحاظ سے گیم کو تبدیل کر دیا ہے۔ KGF سے پہلے ہماری فلموں کو کرناٹک سے باہر زیادہ پزیرائی نہیں ملی تھی، لیکن اس کے بعد لوگوں کا نقطہ نظر بالکل بدل گیا ہے۔" پرشانت کے مطابق ہومبلے فلمز نہ صرف فلموں میں بلکہ لوگوں اور نئے آئیڈیاز میں بھی سرمایہ کاری کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ انہوں نے کہا، "آج کرناٹک کے بہت سے نوجوان ہنر بڑے خواب دیکھنے کی ہمت کر رہے ہیں، اور یہ صرف ہومبلے کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔" پرشانت نیل ان ہدایت کاروں میں سے ایک ہیں جنہوں نے پان انڈیا سنیما کا چہرہ بدلنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ Hombale فلمز کے ساتھ، انہوں نے KGF سیریز اور سالار جیسی فلموں کے ساتھ انڈسٹری میں ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ ان بلاک بسٹرز کے ذریعے انہوں نے سنیما کی پرانی سوچ کو بدل دیا ہے۔ تھیٹر کے بڑے تجربات والی فلموں کے ساتھ، اس نے باکس آفس پر نئے ریکارڈ بنائے اور خود کو گیم چینجر ثابت کیا۔ ہومبلے فلمز کا شمار آج ہندوستانی سنیما کی سب سے مضبوط پروڈکشن کمپنیوں میں کیا جاتا ہے، جس نے پورے ہندوستان میں کئی بڑے بلاک بسٹرز دیے ہیں۔ شاندار سنیما کے تجربات کے لیے مشہور، سٹوڈیو نے سامعین کو فلمی تجربہ کی ایک مختلف سطح فراہم کرنے کے لیے سرفہرست اداکاروں، بہترین تکنیکی ماہرین، طاقتور پس منظر کی موسیقی اور مضبوط کہانیوں کو اکٹھا کیا ہے۔ KGF باب 1 اور 2، کنتارا اور سالار: حصہ 1 - جنگ بندی جیسی فلموں کے ساتھ، ہومبلے نے بار بار ثابت کیا ہے کہ کامیابی کی وضاحت کیسے کی جاتی ہے۔ ہومبلے فلمز کی KGF فرنچائز کو ہندوستانی سنیما کی سب سے بڑی فلموں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ اس کی ہدایت کاری پرشانتھ نیل نے کی ہے اور اس میں یش نے راکی بھائی کا مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ KGF چیپٹر 1 اور چیپٹر 2 دونوں ریلیز ہو چکے ہیں اور فرنچائز نے اب تک تقریباً 1500 کروڑ کی کمائی کی ہے، جس سے یہ ہندوستانی فلمی تاریخ میں سب سے زیادہ کمانے والی فرنچائز میں سے ایک ہے۔ ہومبلے فلمز مسلسل ناظرین کے دلوں پر راج کر رہی ہے اور آنے والے وقتوں میں اس کے پاس زبردست فلموں کا ایک سلسلہ ہے۔ کنتارا: باب 1 2 اکتوبر 2025 کو ریلیز ہو رہا ہے، جب کہ سالار: حصہ 2 شوریانگا پروم بھی تیار ہے۔ اس کے علاوہ ہومبلے نے حال ہی میں ریتک روشن کے ساتھ اپنے اگلے بڑے پروجیکٹ کا بھی اعلان کیا ہے، جو ایک بار پھر ناظرین میں زبردست جوش و خروش پیدا کر رہا ہے۔

بھارتیہ بہوجن الائنس (BBA) کا 2025 اور اس سے آگے کیلئے ایک طاقتور تیسرے محاذ کا منصوبہ

ممبئی: 19/جولائی (فیصل مسعود)۔ ہندوستان کے سیاسی منظر نامے کو نئی شکل دینے کی طرف ایک بڑی پیش رفت میں، 13 جولائی 2025 کو دادر (مشرق)، ممبئی میں ڈاکٹر امبیڈکر بھون میں منعقد ہونے والی بھارتیہ بہوجن الائنس (BBA) کو آرڈینیشن میٹنگ نے متفقہ طور پر ایک متحدہ تیسرے محاذ کی تشکیل کے لیے ایک اہم قرارداد منظور کی۔ یہ اجتماعی سیاسی قوت آئندہ انتخابات کا ایک سلسلہ لڑے گی، جس کا آغاز اکتوبر 2025 میں ہونے والے بہار اسمبلی انتخابات سے ہوگا، اس کے بعد مہاراشٹر اور دیگر ریاستوں میں بلدیاتی انتخابات، 2027 میں اتر پردیش اسمبلی کے انتخابات، اور 2029 کے عام انتخابات میں اختتام پذیر ہوں گے۔ یہ قرارداد ملک بھر میں بہوجن، دلت، آدیواسی، اور اقلیتی برادریوں کی طاقت کو مستحکم کرنے کی جانب ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتی ہے۔ میٹنگ کی صدارت انڈین نیشنل لیگ کے قومی صدر اور بی ایس ایس پولیٹیکل ونگ کے نیشنل کوآرڈینیٹر (اقلیتی) پروفیسر محمد سلیمان نے کی۔ جن سرکردہ رہنماؤں نے شرکت کی ان میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا کے قومی نائب صدر محمد شفیع بھی شامل تھے، جنہوں نے موجودہ سیاسی اسٹیبلشمنٹ کو ایک طاقتور متبادل فراہم کرنے کے اتحاد کے مشن کی مضبوط حمایت کا اظہار کیا۔ تیسرے محاذ کی قرارداد کے ساتھ، میٹنگ نے بھارتیہ بہوجن الائنس کے بینر تلے ملک گیر متحرک ہونے کے منصوبوں کو بھی حتمی شکل دی۔ 19 اگست 2025 کو نئی دہلی کے جنتر منتر پر Constitution Honour Conference کے عنوان سے ایک بڑی قومی سطح کی تقریب منعقد ہونے والی ہے۔ اس تقریب کا مقصد آئینی اقدار اور جمہوری حقوق کے تحفظ کے لیے طاقت اور اتحاد کے مظاہرے میں 5000 سے زائد شرکاء کو اکٹھا کرنا ہے۔ اس اہم اجتماع نے متنوع سماجی و سیاسی پس منظر سے تعلق رکھنے والے تیس نمائندوں کو اکٹھا کیا، ہر ایک سرکردہ تنظیموں کی جڑیں تاریخی طور پر پسماندہ کمیونٹیز کی جدوجہد میں ہیں۔ ونچیت بہوجن آغاڈی کے امتیاز جے نداف، ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (بھیم راؤ امبیڈکر) کے ڈاکٹر بھیم راؤ وائی امبیڈکر، اور اپنی جنتا پارٹی کے قومی صدر اور BBA/BSS کے بنیادی رکن سوامی پرساد موریہ جیسے لیڈروں نے غور و خوض میں فعال طور پر تعاون کیا۔ لوک تنتر تحفظ پارٹی کے قومی صدر اور ہریانہ کے سابق ممبر پارلیمنٹ راج کمار سینی بھی موجود تھے۔ پروفیسر رام بخش سنگھ ورما، راشٹریہ شوشیت سماج پارٹی کے چیف جنرل سکریٹری اور بی ایس ایس پولیٹیکل ونگ کے ریاستی کوآرڈینیٹر (یو پی)؛ اور ڈاکٹر ویلا رام گھوگھرا، انڈین ٹرائبل پارٹی کے قومی صدر، جو بی ایس ایس کے نیشنل کوآرڈینیٹر (ایس ٹی) کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔ ایڈوکیٹ ڈاکٹر سریش مانے، بہوجن ریپبلکن سوشلسٹ پارٹی کے صدر اور بی ایس ایس کے نیشنل کوآرڈینیٹر (ایس سی)، متحدہ تیسرے محاذ کی حمایت میں سرکردہ آوازوں میں شامل تھے، جن میں راشٹریہ شوشیت سماج پارٹی اور نیشنل کوآرڈینیٹر (او بی سی) کے صدر سہاب سنگھ دھنگر بھیاجی اور محترمہ سوریا کانتا، ریپبلکن پارٹی کے صدر گنگا تھر بھی شامل تھے۔ انہوں نے ایک ساتھ مل کر ایک ایسے انتخابی پلیٹ فارم کی فوری ضرورت کو بیان کیا جو ہندوستان کی مظلوم برادریوں کے آئینی حقوق اور خواہشات کو مرکوز کرے۔ بی بی اے کی میٹنگ ابھرتی ہوئی سیاسی قوتوں کے درمیان بڑھتے ہوئے اتفاق کی عکاسی کرتی ہے کہ ہندوستان کے مستقبل کو غالب سیاسی جماعتوں پر تنہا نہیں چھوڑا جا سکتا۔ متحدہ تیسرے محاذ کی تشکیل کی قرارداد محض ایک سیاسی انتظام نہیں ہے۔ یہ آئین کے نظریات اور بہوجن با اختیار بنانے کے وژن میں جڑے منصفانہ، جامع اور جمہوری مستقبل کی تعمیر کے ارادے کا اعلان ہے۔

رو ویفا تسلیم محمد طارق کی اسکالرشپ امتحان میں کامیابی

چکھلی: ضلع بلڈانہ۔ 19 جولائی (بذریعہ ذوالقرنین احمد) مہاراشٹر اسٹیٹ ایگزامینیشن کونسل، پونے کے زیر اہتمام فروری 2025 میں منعقد ہونے والے اسکالرشپ امتحان کا نتیجہ حال ہی میں جاری کیا گیا ہے۔ اس امتحان میں بلڈانہ ضلع کے سینکڑوں طلباء نے کامیابی حاصل کی ہے، لیکن مہرا خورد سے تعلق رکھنے والی رو ویفا تسلیم محمد طارق نے اپنی شاندار کارکردگی سے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کی ہے۔ ضلع پرشد اردو پرائمری اسکول مہرا خورد تعلقہ چکھلی ضلع بلڈانہ کی طالبہ رو ویفا تسلیم نے بلڈانہ ضلع میں نویں اور اردو میڈیم سے پہلا نمبر حاصل کیا ہے۔ مہرہ خورد جیسے چھوٹے سے گاؤں میں بنیادی سہولیات کی کمی کے باوجود، صرف اپنی ذہانت اور محنت کے بل پر رو ویفا تسلیم نے یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی دلچسپی رکھنے والی رو ویفا تسلیم کی اس کامیابی پر اسکول کے صدر مدرس، اساتذہ اور گاؤں کے باشندوں نے دلی مبارکباد پیش کی اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

وزیراعلیٰ امدادی فنڈ اور خیراتی اسپتال کا امدادی سیل ضرورت مند مریضوں کے لیے نعمت ثابت

ضلع میں چھ ماہ میں 385 مریضوں کو 3 کروڑ 31 لاکھ روپے کی طبی امداد فراہم

ناندیڑ، 19 جولائی: وزیراعلیٰ امدادی فنڈ اور خیراتی اسپتال امدادی سیل، مستحق اور ضرورت مند مریضوں کے لیے ایک نعمت بن کر ابھرا ہے۔ یکم جنوری سے 30 جون 2025 کے دوران، ناندیڑ ضلع میں 385 مریضوں کو وزیراعلیٰ امدادی فنڈ اور خیراتی اسپتال امدادی سیل کے ذریعے مجموعی طور پر 3 کروڑ 31 لاکھ روپے کی مالی مدد دی گئی۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ اس امداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ضرورت مند مریضوں کو بروقت مدد ملے، اس کے لیے ہم پابند عہد ہیں۔ وزیراعلیٰ دیوندر فڑنویس کی ہمدرد قیادت میں ضلع سطح پر یہ سیل قائم ہونے سے مریضوں کو بڑی راحت ملی ہے، ایسا کہنا ہے رامیشور نائک کا، جو وزیراعلیٰ امدادی فنڈ اور خیراتی اسپتال امدادی سیل کے ضلع انچارج ہیں۔ ریاست کے شہریوں کو مہنگے اور پیچیدہ امراض کے علاج کے لیے اس سیل کے ذریعے مالی مدد دی جاتی ہے۔ اسی طرح قدرتی آفات کی صورت میں بھی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ ماضی میں شہریوں کو یہ مدد حاصل کرنے کے لیے ممبئی کے منترالیہ (سکریٹریٹ) جانا پڑتا تھا، لیکن اب ہر ضلع میں یہ سہولت فراہم کی گئی ہے تاکہ عوام کو ان کے ہی ضلع میں یہ خدمات آسانی سے دستیاب ہوں۔ فی الحال ناندیڑ میں یہ سیل، ضلع کلکٹر کے دفتر کے احاطے میں موجود تربیتی بھون کی عمارت میں کام کر رہا ہے۔ علاج کے لیے امداد حاصل کرنے کے مقصد سے، ناندیڑ ضلع میں درج ذیل اسپتالوں کو وزیراعلیٰ امدادی فنڈ و خیراتی اسپتال امدادی سیل سے منسلک کیا گیا ہے۔ مریض ان اسپتالوں میں اس فنڈ کی مدد سے علاج کروا سکتے ہیں:

*21st سنچری اسپتال ناندیڑ
* ابھیودیہ لائف کیئر سپر اسپیشلٹی انسٹیٹیوٹ پرائیویٹ لمیٹڈ ناندیڑ
* آنند کینسر اینڈ ملٹی اسپیشلٹی اسپتال ناندیڑ
*انکور میکس کریٹیکل کیئر ناندیڑ
*اپیکشا کریٹیکل کیئر اینڈ ملٹی اسپیشلٹی اسپتال پرائیویٹ لمیٹڈ ناندیڑ
* اشوینی کریٹیکل اینڈ ہارٹ کیئر سنٹر پرائیویٹ لمیٹڈ ناندیڑ
*اتھرو سرجیکل اسپتال ناندیڑ
* بھگوتی ملٹی اسپیشلٹی اسپتال ناندیڑ
* گوداوری انسٹیٹیوٹ آف کریٹیکل کیئر میڈیسن ناندیڑ
*سرکاری میڈیکل کالج و اسپتال ناندیڑ
* گروک ؟ رپا سپر اسپیشلٹی اسپتال ڈاکٹر لین
*لویکر اسپتال ناندیڑ
*لوٹس اسپتال ناندیڑ
*مونارک کینسر اسپتال ناندیڑ
*منڈے اسپتال، دیگلور، ضلع ناندیڑ
*ناندیڑ کریٹیکل کیئر اسپتال اینڈ ریسرچ سینٹر
*نارائنا انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سپر اسپیشلٹی
*نرمل نیورو کیئر اینڈ سپر اسپیشلٹی سینٹر ناندیڑ
*رنج اسپتال ناندیڑ
*سائی اسپتال سرجیکل اینڈ ایکسیڈنٹ ناندیڑ
*سنجیون اسپتال ناندیڑ
*شری گنگا اسپتال ناندیڑ
*شری نواس آرتھوپیڈک نرسنگ ہوم ناندیڑ
* SSP کیئر ایڈوانس پیڈیٹرک سینٹر پرائیویٹ لمیٹڈ ناندیڑ
*سن رائز گلوبل سپر اسپیشلٹی اسپتال ناندیڑ
* وشوا انسٹیٹیوٹ نیورولوجی اینڈ کڈنی سینٹر پرائیویٹ لمیٹڈ ناندیڑ
*وشوا پرایاگ اسپتال ناندیڑ
*یشری ملٹی اسپیشلٹی اسپتال ناندیڑ
*یشوسائی کریٹیکل کیئر، کوٹھہ، ناندیڑ
*یشوسائی اسپتال ناندیڑ
*یشوسائی آرتھوپیڈک اسپتال، کوٹھہ، ناندیڑ

مذکورہ بالا تمام اسپتالوں میں ضرورت مند اور مستحق مریض وزیراعلیٰ امدادی فنڈ و خیراتی اسپتال امدادی سیل کے تحت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ عوام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس اہم سہولت سے بھرپور استفادہ حاصل کریں۔

شہر کے قدوائی نگر میں شیخ عظیم کا بہیمانہ قتل

ناندیڑ: 19/ جولائی۔ (ورق تازہ نیوز) شہر کے قدوائی نگر چوراہے پر آج ہفتہ کی صبح نو بجے ایک شخص کو قتل کر دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ شیخ عظیم آج صبح مزدوری کام کے لیے اپنے گھر سے روانہ ہوئے اور قدوائی نگر چوراہے پر کھڑے ہوئے تھے۔ اس وقت شیخ عظیم نے اپنا آٹو رکشہ سڑک کے کنارے کھڑا کیا تھا۔ جہاں ایک پان ٹپری بھی تھی۔ جو محمد عمران محمد غوث عمر ۵۵ سال کی ملکیت ہے۔ ٹپری کے سامنے آٹو رکشہ کھڑے کرنے کی بات پر دونوں میں بحث و تکرار ہوگئی۔ غصہ میں محمد عمران نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے شیخ عظیم پر چاقو سے حملہ کردیا۔ جس میں جائے حادثہ پر ہی اسکی موت ہوگئی۔ اس معاملے کی اطلاع جیسی ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کو ملی پی آئی اوما کانت چیچلو کر اور ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے ڈی وائی ایس پی سشیل کمار نائیک اپنی ٹیم کے ہمراہ جائے واردات پر پہنچ گئے اور نعش کو پوسٹ مارٹم کیلئے سرکاری اسپتال روانہ کردیا گیا تھا۔ مقتول شیخ عظیم کی عمر 55 سال بتائے جارہی ہے اور وہ پیشے سے مزدور ہے۔ اس واقعے کے بعد ان کے گھر والوں میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے پولیس نے علاقے کی اچھی طرح سے چھان بین شروع کردی ہے۔

21 جولائی کو خواتین جمہوری دن کا انعقاد

ناندیڑ: مسئلہ زدہ اور متاثرہ خواتین کے لیے پیر، 21 جولائی 2025 کو "خواتین جمہوری دن" منعقد کیا جارہا ہے۔ اس دن کے موقع پر تمام متاثرہ خواتین سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مقررہ نمونے میں پیش کریں۔ یہ اپیل ضلع سطحی خواتین جمہوری دن کمیٹی کے صدر و ضلع کلکٹر ناندیڑ اور کمیٹی کے رکن سکریٹری و ضلع خواتین و اطفال ترقیات افسر، ناندیڑ نے مشترکہ طور پر کی ہے۔ ہر ماہ کے تیسرے پیر کو ضلع سطح پر "خواتین جمہوری دن" منایا جاتا ہے۔ اسی تسلسل میں پیر، 21 جولائی 2025 کو صبح 11 بجے، ضلع کلکٹر ناندیڑ کی صدارت میں "خواتین جمہوری دن" کا انعقاد ریونیو پربودھنی تربیتی مرکز، ضلع کلکٹر آفس احاطہ، ناندیڑ میں کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں متعلقہ کمیٹی کے اراکین اور سرکاری حکم نامے میں ذکر کردہ متعلقہ محکموں کے افسران کی موجودگی لازمی قرار دی گئی ہے۔ یہ اپیل رکن سکریٹری و ضلع خواتین و اطفال ترقیات افسر ناندیڑ کی جانب سے کی گئی ہے۔

عوامی گنیش اُتسو منڈلوں کے لیے ریاست گیر مقابلہ
5 لاکھ روپے کا پہلا انعام۔ محکمہ ثقافتی امور مہاراشٹر کا اقدام

ناندیڑ، 19 جولائی: پی. ایل. دیشپانڈے مہاراشٹر کلا اکیڈمی اور مہاراشٹر حکومت کے ثقافتی امور محکمہ کی جانب سے ''مہاراشٹر ریاستی بہترین عوامی گنیش اُتسو منڈل مقابلہ 2025'' کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ اس مقابلے میں صرف رجسٹرڈ یا لائسنس یافتہ عوامی گنیش اُتسو منڈل شرکت کے اہل ہوں گے۔ اس مقابلے کے لیے درخواستیں 20 جولائی تا 20 اگست 2025 کے درمیان پی. ل. دیشپانڈے مہاراشٹر کلا اکیڈمی، ممبئی کی ویب سائٹ پر دستیاب آن لائن پورٹل کے ذریعے ہی قبول کی جائیں گی۔ نامکمل درخواستیں مسترد کردی جائیں گی۔ یہ مقابلہ بالکل مفت ہے۔ اس کا مقصد ایسے عوامی منڈلوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے جو ثقافتی تقریبات، روایتی سرگرمیوں، قلعوں اور آثار قدیمہ کے تحفظ، مذہبی و قومی یادگاروں کے تئیں بیداری، ماحولیاتی تحفظ، ماحول دوست مورتیاں، سجاوٹ، شور سے پاک ماحول اور عقیدت مندوں کے لیے سہولیات جیسے سماجی اور ثقافتی اقدامات انجام دیتے ہیں۔ یہی نکات مقابلے کے جائزے کی بنیاد بنیں گے۔ یہ مقابلہ 27 اگست سے شروع ہونے والے گنیش اُتسو کے دوران منعقد کیا جائے گا۔ ریاست کے تمام اضلاع میں قائم ضلع سطحی کمیٹیاں، حصہ لینے والے منڈلوں کے مقام پر پہنچ کر ان کی کارکردگی کا معائنہ کریں گی۔ ممبئی، ممبئی مضافات، تھانے، اور پونے اضلاع سے تین تین، اور دیگر 32 اضلاع سے ایک ایک منڈل کی سفارش کی جائے گی۔ اس طرح مجموعی طور پر 44 منڈلوں کا انتخاب ریاستی سطح پر جانچ کے لیے کیا جائے گا۔
انعامات: پہلا انعام: 5? لاکھ+ سند۔ دوسرا انعام: 2.5? لاکھ+ سند۔ تیسرا انعام: 1? لاکھ+ سند۔ دیگر ضلع سطحی فاتحین کو 25? ہزار روپے اور سند دے کر اعزاز سے نوازا جائے گا۔ محکمہ ثقافتی امور کے وزیر ایڈوکیٹ آشش شیلار نے تمام اہل عوامی منڈلوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بڑی تعداد میں اس مقابلے میں حصہ لیں اور سماج کے تئیں اپنے مثبت کاموں کو اجاگر کریں۔ مزید معلومات کے لیے متعلقہ ضلع کلکٹر آفس سے رابطہ کریں۔

مہاراشٹر میں ایک اور مسلم شناخت والے
شہر کا نام تبدیل کیا گیا

ممبئی: 19/ جولائی۔ (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر میں عثمان آباد، احمد نگر اور اورنگ آباد اضلاع کے نام تبدیل کیے جانے کے بعد اب سانگلی ضلع کے اسلام پور شہر کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اسلام پور کا نیا نام اب ''ایشور پور'' رکھا گیا ہے۔ اس حوالے سے اطلاع آج مہاراشٹر کے وزیراعلیٰ دیویندر فڈنویس نے اسمبلی میں دی۔ اس تبدیلی کا خیر مقدم رکن اسمبلی سدابھاو کھوت نے کیا ہے۔ سدابھاو کھوت نے بتایا کہ ہم نے اسلام پور کا نام ''ایشور پور'' رکھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ واڑوا تعلقہ کے شہریوں نے بھی اس نام کی تبدیلی کی مانگ کی تھی۔ اس لیے میں ایشور پور کے عوام کو مبارکباد دیتا ہوں، ایسا بیان سدابھاو کھوت نے دیا۔

'نہ بجلی آئے گی، نہ بل'، بہار میں نتیش کمار کے مفت بجلی والے اعلان پر
یوپی کے وزیر توانائی کا طنز

لکھنو: اتر پردیش کے وزیر توانائی اروند کمار شرما نے بہار کے وزیراعلیٰ نتیش کمار کے ذریعہ اعلان کردہ مفت بجلی اسکیم پر طنز کس کر سبھی کو حیران کر دیا ہے۔ اروند کمار شرما کا بیان حیران کرنے والا اس لیے ہے کیونکہ بہار میں بی جے پی اتحاد والی ہی حکومت چل رہی ہے۔ اے کے شرما نے بہار میں مفت بجلی اسکیم کے متعلق کہا کہ ''نہ بجلی ا?ئے گی، نہ بل ا?ئے گا۔'' انہوں نے اشارے میں یہ کہنے کی کوشش کی ہے کہ اس طرح کی مفت اسکیموں کا زمینی حقیقت سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کیونکہ گاو?ں میں بجلی کی تخفیف کا معاملہ بہت زیادہ سامنے ا?رہا ہے۔ اتر پردیش کے وزیر توانائی کا یہ طنزیہ تبصرہ اس لیے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا ہے کیونکہ اتر پردیش اور بہار دونوں ہی ریاستوں میں این ڈی اے کی حکومت ہے۔ ایک ہی اتحاد کی 2 ریاستوں کی حکومت کے درمیان بجلی اسکیم کے متعلق اس طرح کا طنز اتحاد میں موجود حلیف جماعتوں کے اندرونی اختلافات کو ظاہر کر رہا ہے۔ واضح ہو کہ رواں سال کے اخیر میں بہار میں اسمبلی انتخاب ہونے جارہا ہے اور پڑوسی ریاست کے وزیر توانائی کا اس طرح طنز کسنا این ڈی اے کے لیے اچھے ا?ثار ظاہر نہیں کر رہے ہیں۔ یہ تبصرہ بہار کی نتیش حکومت کے لیے ایک اور چیلنج بن سکتا ہے، خاص کر جب بات توانائی جیسے اہم مسئلہ کی ہو۔ اتر پردیش کے وزیر توانائی کے بیان 'نہ بجلی ا?ئے گا، نہ بل' پر کانگریس پارٹی نے بھی طنز کے تیر چلائے ہیں۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعہ یہ حملہ کیا ہے۔ اس پوسٹ میں کانگریس نے نتیش کمار اور اے کے شرما کے بیان کی ویڈیو شیئر کی ہے اور پوسٹ میں کیپشن لگایا ہے 'یہ تو کھیلا ہوگیا'۔ قابل ذکر ہے کہ نتیش کمار نے ا?ئندہ اسمبلی انتخاب سے کچھ ماہ قبل اعلان کیا کہ بہار میں گھریلو صارفین کو ہر ماہ 125 یونٹ بجلی بالکل مفت دی جائے گی۔ یہ فیصلہ یکم اگست 2025 سے نافذ العمل ہوگا، تقریباً 1.67 کروڑ گھروں کو اس سے فائدہ ہوگا۔ حکومت کا تخمینہ ہے کہ اس اسکیم پر تقریباً 3800 کروڑ روپے خرچ ہوں گے، جس میں صارفین کا اضافی سبسڈی بھی شامل ہے۔

جنرل کوچ سے متعلق بھارتی ریلوے کا نیا اصول:
مخصوص مسافروں کو ہی کاؤنٹر پر ٹکٹ ملے گا، کیسے اور کہاں دیا جائے گا؟

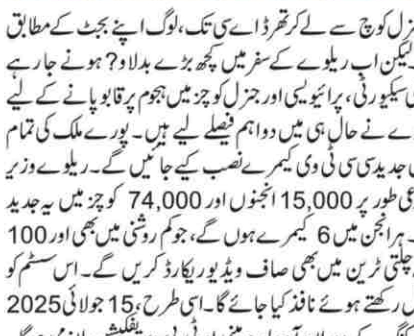

نئی دہلی: بھارت میں روزانہ لاکھوں عام شہری ریلوے کا استعمال کرتے ہیں۔ دفتر جانا ہو، گاوں جانا ہو یا کہیں گھومنے پھرنے جانا ہو، ایسے تمام مواقع پر ریلوے ہی عام لوگوں کا سب سے آسان، سستا اور بھروسے مند ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ جنرل کوچ سے لے کر تھرڈ اے سی تک، لوگ اپنے بجٹ کے مطابق ٹکٹ لے کر سفر کرتے ہیں۔ لیکن اب ریلوے کے سفر میں کچھ بڑے بدلاو? ہونے جا رہے ہیں۔ یہ تبدیلیاں مسافروں کی سیکیورٹی، پرائیویسی اور جنرل کوچز میں ہجوم پر قابو پانے کے لیے کی جا رہی ہیں۔ بھارتی ریلوے نے حال ہی میں دو اہم فیصلے لیے ہیں۔ پورے ملک کی تمام ٹرینوں کے انجن اور کوچز میں جدید سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے۔ ریلوے وزیر اشونی ویشنو کے مطابق، مجموعی طور پر 15,000 انجنوں اور 74,000 کوچز میں یہ جدید کیمرے لگائے جائیں گے۔ ہر انجن میں 6 کیمرے ہوں گے، جو کم روشنی میں بھی اور 100 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ٹرین میں بھی صاف ویڈیو ریکارڈ کریں گے۔ اس سسٹم کو مسافروں کی پرائیویسی کا خیال رکھتے ہوئے نافذ کیا جائے گا۔ اسی طرح، 15 جولائی 2025 سے فوری ٹکٹ (تاتکال) بکنگ کے دوران آدھار پر مبنی او ٹی پی ویریفکیشن لازمی ہوگا۔ IRCTC کی ویب سائٹ یا ایپ سے ٹکٹ بک کرتے وقت آدھار کارڈ لنک کرنا پڑے گا۔ ریلوے کا ماننا ہے کہ اس اقدام سے جعلی ایجنٹس اور ٹکٹوں میں ہونے والی دھاندلی پر روک لگے گی۔ فی الحال ایک جنرل کوچ میں 300 سے 400 مسافر سوار ہوتے ہیں، جو ماہرین کے مطابق نہایت خطرناک ہے۔ اس کے پیش نظر نئی دہلی میں ایک پائلٹ پروجیکٹ کے تحت ہر جنرل کوچ کے لیے صرف 150 ٹکٹ جاری کیے جائیں گے۔ اس کے لیے ایک خاص سافٹ ویئر استعمال کیا جارہا ہے جو آئندہ تین گھنٹوں میں روانہ ہونے والی ٹرینوں کی تعداد اور ان کے جنرل کوچز کی گنتی کر کے اسی کے مطابق ٹکٹوں کی حد طے کرے گا۔ مثال کے طور پر اگر تین گھنٹوں میں 4 ٹرینیں روانہ ہونے والی ہوں اور ہر ٹرین میں 4 جنرل کوچز ہوں تو صرف 2400 ٹکٹ ہی جاری کیے جائیں گے۔ اس حد سے زیادہ کوئی ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ہر کوچ کے لیے 20 فیصد ٹکٹ درمیانی اسٹیشنوں سے سوار ہونے والے مسافروں کے لیے محفوظ رکھے جائیں گے۔ اس کا فائدہ تھرڈ اے سی کوچز کے مسافروں کو بھی ہوگا۔ فی الحال، کئی بغیر ریزرویشن والے مسافر سیدھے تھرڈ اے سی کوچز میں گھس آتے ہیں، جس کی وجہ سے اصل ٹکٹ رکھنے والے مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہی مسئلہ سوشل میڈیا پر بھی بحث کا موضوع بنا ہوا تھا۔

اہل کسان بیرون ملک مطالعاتی دوروں میں حصہ لیں: ڈسٹرکٹ ایگریکلچر سپرنٹنڈنٹ
مطالعاتی دورے کے لیے 30 جولائی تک درخواستیں طلب

ناندیڑ 19 جولائی: (ورق تازہ نیوز) محکمہ زراعت کی جانب سے ضلع کے اہل کسانوں کے لیے مالی سال 2025-26 کے دوران بیرون ملک مطالعاتی دورے کی اسکیم نافذ کی جارہی ہے۔ اس دورے میں دلچسپی رکھنے والے کسانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ 30 جولائی 2025 تک اپنے متعلقہ تعلقہ زرعی افسر کے دفتر میں درخواستیں جمع کرائیں۔ ساتھ ہی درخواست دہندہ کسانوں کو 4 اگست 2025 کو دوپہر 2 بجے ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر کے دفتر، ناندیڑ میں حاضر رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ موصولہ درخواستوں میں سے ضلع سطحی کمیٹی کے روبرو قرعہ اندازی کے ذریعے کسانوں کا انتخاب کیا جائے گا۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر دتکمار کلسائت نے زیادہ سے زیادہ کسانوں سے اس اسکیم میں حصہ لینے کی اپیل کی ہے۔ اس مالی سال میں ہر ضلع سے کم از کم ایک خاتون کسان، کم از کم ایک مرکزی یا ریاستی حکومت کے زرعی ایوارڈ یافتہ یا فصل مقابلہ جیتنے والے کسان سمیت مجموعی طور پر پانچ کسانوں کا انتخاب کیا جائے گا۔ ان دوروں کا مقصد کسانوں کو ترقی یافتہ ممالک کی جدید زرعی ٹیکنالوجی، برآمدات، مارکیٹنگ، پراسیسنگ اور بین الاقوامی منڈی کی طلب کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے تاکہ ریاست کے کسان بھی اپنی کھیتی باڑی میں ان جدید طریقوں کو اپنا سکیں۔ یہ معلومات متعلقہ ممالک کے کسانوں، اداروں اور فیلڈ وزٹس کے ذریعے براہ راست تبادلہ خیال سے حاصل کی جائیں گی۔
کسانوں کے لیے لازمی شرائط: امیدوار خود کسان ہونا چاہیے۔ اس کے نام پر گزشتہ چھ ماہ کی زمین کی ملکیت کے دستاویزات (سات بارہ اور 8-اے) موجود ہوں۔ آمدنی کا بنیادی ذریعہ کھیتی ہو اور خود اعلان نامہ میں یہ ذکر ہونا چاہیے۔ ایگری اسٹیک کے تحت فارمر آئی ڈی ہونا لازم ہے۔ عمر کم از کم 25 سال ہونی چاہیے، جبکہ زیادہ سے زیادہ عمر کی کوئی قید نہیں۔ جسمانی طور پر تندرست ہونے کا میڈیکل سرٹیفکیٹ ضروری ہے۔ پاسپورٹ ہونا لازم ہے۔ ایک ہی خاندان کا صرف ایک فرد اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ درخواست دہندہ سرکاری، نیم سرکاری، تعاونی یا نجی ادارے میں ملازم نہ ہو۔ ڈاکٹر، وکیل، سی اے، انجینئر یا کنٹریکٹر نہ ہو اور اس کی تصدیق خود اعلان نامہ میں کرے۔
سرکاری امداد: حکومت اس مطالعاتی دورے کے لیے تمام طبقات کے کسانوں کو کل خرچ کا 50 فیصد یا زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپے (جو بھی کم ہو) کی مالی امداد دے گی۔
مجوزہ مطالعاتی دورے: 1 باغبانی، نامیاتی کاشتکاری، دودھ کی پیداوار -12 دن (یورپ: نیدرلینڈز، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، فرانس) .2 جدید زرعی ٹیکنالوجی، آبی نظم و نسق، زرعی مشینری – 9 دن (اسرائیل). 3 نامیاتی کاشتکاری و جدید ٹیکنالوجی – 10 دن (جاپان). 4 پوسٹ ہارویسٹ ٹیکنالوجی و مارکیٹنگ نظام -12 دن (ملائیشیا، ویتنام، فلپائن). 5 فصل کی پیداوار میں اضافے سے متعلق ٹیکنالوجی و زرعی ایکسپو -8 دن (چین). 6 جدید زرعی فوڈ پراسیسنگ ٹیکنالوجی – 8 دن (جنوبی کوریا) محکمہ زراعت نے پریس نوٹ کے ذریعے واضح کیا ہے کہ تمام اہل اور خواہشمند کسان اپنی درخواستیں 30 جولائی 2025 سے قبل متعلقہ تعلقہ زرعی افسر کے دفتر میں جمع کرائیں۔

سپریم کورٹ کی مرکز و مہاراشٹر حکومت کو پھٹکار
این آئی اے معاملوں کے لیے ستمبر تک نئی عدالتیں قائم کرنے کا حکم

نئی دہلی: قومی جانچ ایجنسی (این آئی اے) کے ذریعہ تفتیش کیے گئے دہشت گردی اور سنگین جرائم سے جڑے معاملوں کی سماعت میں تاخیر پر سپریم کورٹ نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ عدالت نے موجودہ عدالتوں کو این آئی اے کے معاملوں کی سماعت کے لیے خصوصی طور سے نامزد کرنے کی روایت کو ناقابل قبول بتایا۔ عدالت عظمیٰ نے مرکز اور مہاراشٹر حکومت کو پھٹکار لگاتے ہوئے ستمبر تک نئی خصوصی این آئی اے عدالتیں قائم کرنے کا الٹی میٹم دیا۔ سپریم کورٹ نے انتباہ کیا کہ اگر ہدایت پر عمل نہیں کیا گیا تو سماعت میں تاخیر کی بنیاد پر وہ خود ان ملزمین کو ضمانت دینے پر غور کرے گا۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ پہلے سے موجود دیوانی اور فوجداری معاملوں کی سماعت کر رہی عدالتوں کو 'خصوصی این آئی اے' عدالت کے طور پر نامزد کر ناقابل قبول ہے۔ عدالت نے مرکزی حکومت اور مہاراشٹر حکومت کو 30 ستمبر تک ان معاملوں کی سماعت کے لیے خصوصی طور سے نئی عدالتیں تشکیل دینے کا آخری موقع دیا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوائے مالیہ باگچی کی بنچ نے سماعت کے دوران مرکزی حکومت کی طرف سے سالیسٹر جنرل راج کمار بی ٹھاکرے سے کہا، ''آپ موجودہ عدالتوں کو اضافی بوجھ نہیں دے سکتے۔ اگر آپ واقعی این آئی اے کے ذریعہ جانچ کیے گئے معاملوں کی جلدی سماعت چاہتے ہیں تو نئی عدالتیں بنانی ہوں گی، سینئر عدالتی افسروں کی تقرری کرنی ہوگی اور انہیں وافر اسٹاف اور بنیادی ڈھانچہ دستیاب کرانا ہوگا۔'' اس دوران بنچ نے یہ بھی واضح کیا کہ اگر حکومتیں ایسا کرنے میں ناکام رہیں، تو عدالت ملزمین کو ٹرائل میں تاخیر کی بنیاد پر ضمانت دینے پر مجبور ہوجائے گی۔ یہ معاملہ تب سامنے آیا ہے جب سینئر وکیل تردیپ پائس نے اپنے موکل کیلاش رام چندانی کی طرف سے موقف پیش کیا کہ انہیں غیر قانونی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت این آئی اے کے ذریعہ گرفتار کیا گیا تھا اور گزشتہ چھ برسوں سے جیل میں ہیں لیکن ان کی سماعت شروع نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خصوصی عدالت میں کام کر رہے عدالتی افسران کے پاس ان معاملوں کے لیے وقت نہیں ہے۔ بنچ نے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل راج کمار بی ٹھاکرے کو بتایا کہ یہ مرکز اور مہاراشٹر حکومتوں کے لیے ایک ایسی نئی خصوصی عدالتیں قائم کرنے کا آخری موقع ہے، جو صرف این آئی اے معاملوں کو سنبھالیں گی۔ عدالت نے این آئی اے کے اس حلف نامے کو بھی خارج کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ سپریم کورٹ کے حکم کی عمل آوری میں خصوصی عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔ عدالت نے کہا کہ یہ صرف دکھاوے کی کارروائی ہے، زمینی سطح پر کوئی موثر اور ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔

دو بھائیوں کے ایک دلہن سے شادی
ہماچل پردیش میں عجیب و غریب واقعہ

شملہ: ہماچل پردیش کے ایک دور افتادہ گاو?ں میں ایک حیران کن اور قدیم قبائلی روایت کا عملی مظاہرہ اُس وقت دیکھنے کو ملا جب ہٹی قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو بھائیوں نے ایک ہی خاتون سے شادی کی۔ یہ غیر معمولی شادی سرمور ضلع کے شیلا?ی گاو?ں میں انجام پائی، جہاں پردیپ نیگی اور کپل نیگی نامی بھائیوں نے کنہت گاوں کی سنیتا چوہان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کا فیصلہ کیا۔ تینوں افراد ہٹی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، جیسا کہ مقامی میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے۔ یہ روایت، جو برسوں سے قبیلے کے اندر خفیہ طور پر جاری تھی، اس بار نہ صرف کھلے عام منائی گئی بلکہ روایتی رسم و رواج کے مطابق شاندار طریقے سے انجام دی گئی۔ بھائیوں کا کہنا ہے کہ وہ صدیوں پرانی روایات کو زندہ رکھنا چاہتے تھے۔ یہ شادی مذہبی رسومات اور سب کی رضامندی کے ساتھ انجام پائی۔ اس رسم کو جوڑیدھارن یا دراوپدی پراتھا کہا جاتا ہے، جس میں بھائی ایک ہی بیوی کو شریک حیات بناتے ہیں۔ یہ رسم سرمور ضلع کے کچھ حصوں اور اتراکھنڈ کے بعض علاقوں میں آج بھی رائج ہے۔ اس روایت کا مقصد خاندانی اتحاد کو قائم رکھنا، آبا و اجداد کی زمینوں کو تقسیم ہونے سے بچانا، اور قبیلے کی خواتین کو بیوگی سے محفوظ رکھنا ہے۔ پردیپ نیگی ریاستی جل شکتی محکمہ میں ملازم ہیں جبکہ ان کا بھائی کپل بیرون ملک ملازمت کرتے ہیں۔ پیشہ ورانہ مصروفیات کے باوجود دونوں بھائیوں نے مل کر سونیتا سے مذہبی طور پر شادی کی۔ پردیپ کا کہنا تھا، "یہ فیصلہ ہم نے باہمی رضامندی سے لیا ہے۔ ہمیں اپنی ثقافت پر فخر ہے اور ہم نے اپنے رسم و رواج کو اپنایا ہے۔" کپل نے کہا، "اگرچہ میں بیرون ملک کام کرتا ہوں، مگر یہ شادی ہماری بیوی کو تحفظ، سہارا اور محبت دے گی۔ میں ہمیشہ شفافیت پر یقین رکھتا ہوں۔" دلہن سونیتا نے کہا، "یہ میرا ذاتی فیصلہ تھا، کسی نے مجھے مجبور نہیں کیا۔ مجھے اس رسم کا پہلے سے علم تھا۔ ہم سب نے مل کر ایک وعدہ کیا ہے، اور مجھے ہمارے رشتے پر پورا یقین ہے۔" یہ شادی تین دنوں تک جاری رہی، جس میں گاوں والے اور رشتہ دار بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ مہمانوں کو مقامی روایتی کھانے پیش کیے گئے، جبکہ پہاڑی لوک گیتوں اور رقص کے ساتھ شادی کا بھرپور جشن منایا گیا۔

پنجاب سے عاپ کے لیے پھر آئی بری خبر

امرتسر: پنجاب سے عام آدمی پارٹی (عاپ) کے لیے ایک بار پھر بری خبر سامنے آئی ہے۔ کھرڑ علاقہ سے رکن اسمبلی انمول گگن مان سوہی نے استعفیٰ کا اعلان کر دیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس سلسلے میں جانکاری شیئر کی ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''میرا دل بھاری ہے، لیکن میں نے سیاست چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ رکن اسمبلی عہدہ سے اسپیکر کو دیا گیا میرا استعفیٰ منظور کیا جائے۔ میری نیک خواہشات پارٹی کے ساتھ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ پنجاب حکومت عوام کی امیدوں پر کھری اترے گی۔'' قابل ذکر ہے کہ انمول گگن مان پنجاب حکومت میں وزیر سیاحت رہ چکی ہیں۔ ان کا پنجابی گلوکارہ سے وزیر بننے تک کا سفر انتہائی دلچسپ رہا ہے۔ انھوں نے 2020 میں عاپ سے رشتہ جوڑا تھا۔ 2022 کے اسمبلی انتخاب میں شرومنی اکالی دل کے امیدوار رنجیت سنگھ گل کو انمول نے تقریباً 38 ہزار ووٹوں سے شکست دی تھی۔ 2022 اسمبلی انتخاب میں جیتنے والی وہ سب سے نوجوان لیڈران میں سے ایک ہیں۔ انھوں نے پارٹی کی انتخابی تشہیر کے لیے نغمہ بھی تیار کیا تھا۔ انمول گگن مان سوہی کی پیدائش 1990 میں مانسا میں ہوئی تھی۔ ان کی پڑھائی لکھائی چنڈی گڑھ سے ہوئی۔ اس کے بعد انھوں نے پہلے ماڈلنگ اور پھر گلوکاری میں اپنا کیریئر بنایا۔ گزشتہ سال جون میں ایڈووکیٹ شہباز سوہی سے شادی کی تھی۔ بہرحال، انمول گگن مان کے استعفیٰ پر کانگریس رکن اسمبلی سکھپال کھیرا نے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اروند کیجریوال کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انھوں نے 'ایکس' پر کی گئی ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''انمول گگن مان کا سیاست چھوڑنے سے متعلق فیصلہ کیجریوال کے مکمل دھوکہ کو ظاہر کرتا ہے۔''

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔